FRI.17.Jan.2025
VOLUME:20 NO:16
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 17/جنوری 2025
جلد:20 شمارہ: 16
16/رجب المرجب 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

کیرالہ: قتل معاملے میں

بی جے پی-آر ایس ایس کے 8 کارکنوں کو عمر قید

تروانتت پورم: 16/ جنوری (ایجنسیز) کیرالہ کی ایک عدالت نے بدھ کو بی جے پی-آر ایس ایس کے 8 کارکنوں کو عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے 10 جنوری کو انہیں مئی 2013 میں عالم کوڈ کے پاس ایک سی پی آئی ایم کارکن کی پٹائی اور چاقو گھونپ کر قتل کرنے کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا تھا۔ تروانتت پورم کے ایڈیشنل ضلع اور سیشن جج چہارم سدرشن نے شمبھو کمار عرف شمبھو، شری جیت عرف اُنّی، ہری کمار، چندر موہن عرف امپلی اور سنتوش عرف چندو کو قتل اور مجرمانہ سازش کے لیے دوہرے عمر قید کی سزا سنائی۔ حالانکہ سزائیں ایک ساتھ چلیں گی اور ہر ایک قصوروار پر ایک-ایک لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ اس کے علاوہ عدالت نے تین دیگر ابھیشیک عرف اُنّی سنتوش، پرشانت عرف بھنجی پرشانت اور بجیو کو مجرمانہ سازش کے تحت سزا سنائی۔ عدالت نے ہر ایک پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ لگایا۔ عدالت نے سبھی قصورواروں پر کل ملا کر 5.6 لاکھ روپے کا جرمانہ لگایا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر قصورواروں سے پورا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے تو یہ رقم مہلوک کی بیوہ اور بچوں کو دی جائے گی۔ عدالت نے آگے کہا کہ اگر حکومت کے ذریعہ آٹھوں قصورواروں کی عمر قید کی سزا معاف یا کم کر دی جاتی ہے تو زیر سماعت قیدی کے طور پر حراست میں گزارے گئے ان کے وقت کو انہیں دی جانے والی سزا میں سے گھٹا دیا جائے گا۔ اس معاملے میں ایس پی پی اے۔ اے۔ حکیم نے بتایا ہے کہ شری کمار عرف اشوکن کا قتل کرنے کی وجہ اس کے دوست آدبینو اور ایک ملزم شمبھو کے درمیان مالی تنازعہ تھا۔ ایس پی پی کے مطابق شری کمار نے مالی تنازعہ میں مداخلت کی تھی اور شمبھو سے ان کا جھگڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد آٹھ ملزمین نے بدلہ لینے کی سازش رچی اور 5 مئی 2013 کو عالم کوڈ کے پاس شری کمار کی پٹائی کی اور چاقو گھونپ کر اسے قتل کر دیا۔ ایس پی پی نے یہ بھی بتایا کہ معاملے میں 8 دیگر ملزمین کو ثبوتوں کی کمی میں بری کر دیا گیا، جن پر شواہد کو ختم کرنے اور حملہ آوروں کو فرار ہونے میں مدد کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

گمراہ کن اشتہارات: ریاستوں کی عدم تعمیل پر سپریم کورٹ برہم

دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ کو ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو انتباہ کیا ہے کہ اگر وہ گمراہ کن اشتہارات کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام رہے تو ان کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی جائے گی۔ دراصل جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اجول بھوئیاں کی بنچ نے سینئر وکیل شادان فراست کی طرف سے پیش کردہ نوٹ کا جائزہ لیا اور یہ دیکھا کہ کئی ریاستیں متعلقہ ہدایات پر عمل نہیں کر رہی ہیں۔

آندھرا: اب 2 سے زائد بچے والے

امیدوار ہی مقامی بلدیاتی انتخابات لڑ سکیں گے

وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو کا اعلان

امراوتی: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) ایک طرف دنیا جہاں بڑھتی آبادی کے مسائل سے نبرد آزما ہیں، وہیں ہندوستانی ریاست آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ ریاست میں آبادی کی گراوٹ سے پریشان ہیں۔ آج کا تعلیم یافتہ گھرانہ 'ہم دو، ہمارے دو' پالیسی پر عمل کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے، لیکن اب ایسے لوگ آندھرا پردیش میں مقامی بلدیاتی انتخابات کا حصہ نہیں بن سکیں گے۔ اس سلسلے میں آج آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این۔ چندرا بابو نائیڈو نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص سرپنچ، نگر پارشد یا میئر تبھی بن سکتا ہے جب اس کے 2 سے زیادہ بچے ہوں۔ ظاہر ہے یہ اعلان انھوں نے کیا ہے تاکہ لوگ زیادہ بچے پیدا کرنے پر غور کریں۔ وزیر اعلیٰ نائیڈو نے مذکورہ بالا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے آبادی میں گراوٹ کو روکا جاسکے گا۔ اتنا ہی نہیں، وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ لوگوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کا حوصلہ بخشنے کے مقصد سے وہ پالیسیاں بھی تیار کریں گے۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ نائیڈو نے کہا تھا کہ ریاست میں آبادی کی شرح بڑھنی چاہیے۔ سبھی کو اس بارے میں سوچنا چاہیے اور فیملی کو کم از کم 2 یا اس سے زیادہ بچے پیدا کرنے کا ہدف رکھنا چاہیے۔ دراصل مرکز کی یوتھ انڈیا-2022 رپورٹ کے مطابق ہمارے ملک میں 25 کروڑ نوجوان 15 سے 25 سال کے درمیان ہیں۔ یعنی نوجوانوں کی تعداد کم ہو رہی ہے، اور اگلے 15 سالوں میں یہ گراوٹ مزید بڑھے گی۔ آندھرا پردیش میں نوجوان آبادی کی کمی سے وزیر اعلیٰ نائیڈو فکرمند ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ایک وقت تھا جب زیادہ بچوں والے اشخاص کو پنچایت یا مقامی بلدیاتی انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں تھی۔ اب میں جو کہہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کم بچوں والے شخص انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ آپ سرپنچ، نگر پارشد یا میئر تبھی بن سکتے ہیں جب آپ کے 2 سے زیادہ بچے ہوں۔" ٹی ڈی پی چیف نائیڈو کا کہنا ہے کہ پرانی نسل کے پاس زیادہ بچے تھے، جبکہ موجودہ نسل نے اسے ایک بچہ تک محدود کر دیا ہے۔ انھوں نے بھی کہا کہ آج کل کچھ 'اسمارٹ' لوگ لطف بھری زندگی کے لیے 'ڈبل انکم، نو کڈس' (ڈی آئی این کے) نظریہ اختیار کر رہے ہیں، جو مناسب نہیں۔ وزیر اعلیٰ نائیڈو نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ "آپ کے والدین نے 4 سے 5 بچے پیدا کیے اور آپ نے اسے 1 تک محدود کر دیا۔ اب اور بھی زیادہ اسمارٹ لوگ کہہ رہے ہیں کہ 'ڈبل انکم نو کڈس' ہمیں مزہ لینے دیں۔ اگر ان کے والدین نے ان کی طرح سوچا ہوتا تو وہ اس دنیا میں نہیں آتے۔" چندرا بابو نائیڈو نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ "سبھی ممالک نے یہ غلطی کی ہے اور ہمیں صحیح وقت پر فیصلہ لینا ہوگا۔ زیادہ بچے پیدا کرنے کی اہمیت پر زور نہیں دیا گیا تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔"

ہنڈنبرگ ریسرچ 'بند ہونے کا مطلب الزامات پر کلین چٹ نہیں

جے رام رمیش نے اڈانی معاملہ پر جے پی سی کا مطالبہ پھر دہرایا

نئی دہلی: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) ہندوستان کے معروف بزنس مین گوتم اڈانی کے کاروباری گروپ اور اسٹاک مارکیٹ ریگولیٹری ادارہ 'سیبی' کے خلاف اپنی رپورٹ سے ہلچل مچانے والی 'ہنڈنبرگ ریسرچ' کمپنی کو بند کر دیا گیا ہے۔ کمپنی کے بانی ناتھن اینڈرسن نے ایک دن قبل ہی اس کا اعلان کیا۔ کمپنی بند ہونے کے بعد سے ہی ہندوستانی سیاسی گلیاروں میں بیان بازیوں کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے۔ ایک طرف جہاں حکمراں جماعت بی جے پی نے ہنڈنبرگ کی رپورٹ کو ہندوستان کی بڑھتی ہوئی معاشی طاقت کے خلاف 'سپاری' قرار دیا، وہیں کانگریس نے بھی اس پر اپنا ردعمل پیش کیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کہا کہ کمپنی بند ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ماضی میں آئی ہنڈنبرگ کی رپورٹ میں لگائے گئے الزاموں پر اڈانی کو کلین چٹ مل گئی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اب بھی جے پی سی کے اپنے مطالبے پر قائم ہیں۔ جے رام رمیش نے کہا کہ جنوری 2023 میں ہنڈنبرگ رپورٹ میں کافی سنگین الزام عائد کیے گئے تھے۔ اسی رپورٹ کی بنیاد پر ہندوستان کی عدالت عظمیٰ کو اڈانی گروپ کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تحقیق کے لیے ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل کے لیے مجبور ہونا پڑا تھا۔ جے رام رمیش نے یہ بھی الزام لگایا کہ اڈانی گروپ کا اصل محافظ کوئی اور نہیں بلکہ ہندوستان کے موجودہ وزیر اعظم ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ معاملہ بہت سنگین ہے اس میں قومی مفاد کی قیمت پر وزیر اعظم کے قریبی دوستوں کو امیر بنانے کے لیے ہندوستانی خارجہ پالیسی کا غلط استعمال بھی شامل ہے۔ اس میں ہندوستانی تاجروں کو اہم بنیادی ڈھانچوں کے پراپرٹیز کو فروخت کرنے کے لیے مجبور کرنے اور اڈانی کو ہوائی اڈوں، بندرگاہوں، ڈیفنس اور سیمنٹ کے شعبوں میں اجارہ داری قائم کرنے میں مدد کرنے کے لیے تحقیقاتی ایجنسیوں کا غلط استعمال کرنا بھی شامل ہے۔ جے رام رمیش نے سیبی چیئر پرسن مادھوی پوری بچ کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اڈانی گروپ کو جن اداروں کا غلط استعمال کر کے فائدہ پہنچایا گیا ہے، اس میں سیبی جیسے ادارے بھی شامل ہیں۔ سیبی کی بدنام چیئر پرسن مفادات کے تصادم اور اڈانی کے ساتھ مالی تعلقات کے واضح ثبوت کے باوجود اپنے عہدے پر برقرار ہیں۔ ساتھ ہی جے رام رمیش نے کہا کہ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ سیبی کی تحقیق، جسے سپریم کورٹ نے اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لیے 2 ماہ کا وقت دیا تھا، اس کو تقریباً 2 سال ہو گئے ہیں۔ ایسے میں بھلے ہی اڈانی اور مودی نے ہندوستان کے اداروں پر قبضہ کر لیا ہو لیکن ملک کے باہر اجاگر ہوئے جرائم کو اس طرح سے چھپایا نہیں جاسکتا ہے۔ امریکی محکمہ انصاف نے اڈانی پر منافع بخش شمسی توانائی کنٹریکٹ کو حاصل کرنے کے لیے ہندوستانی حکام کو رشوت دینے کا الزام لگایا ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق جیسے ہی جرائم کے ثبوت سامنے آئے کئی ممالک نے اڈانی پروجیکٹس کو منسوخ کر دیا۔ واضح رہے کہ امریکی انویسٹمنٹ ریسرچ فرم اور شارٹ سیلنگ گروپ ہنڈنبرگ ریسرچ کمپنی بند ہونے کا اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر جو بائیڈن کی 4 سالہ مدت کار مکمل ہونے میں صرف کچھ ہی دن باقی ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ 20 جنوری کو امریکہ کے 47 ویں صدر کے طور پر حلف اٹھانے والے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ حال ہی میں ہاؤس جوڈیشیری کمیٹی کے ایک رکن اور ریپبلکن رکن پارلیمنٹ نے محکمہ انصاف سے ہنڈنبرگ کے حوالے سے تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ہنڈنبرگ ریسرچ کی بنیاد 2017 میں ناتھن اینڈرسن نے رکھی تھی۔ اس فرم کا بنیادی کام کمپنیوں میں اکاؤنٹنگ کی بے ضابطگی یا دھوکہ دہی کی نشاندہی کرنا اور اس پر رپورٹ جاری کرنا تھا۔ اس کے بعد شارٹ سیلرس ان کمپنیوں کے خلاف داؤ لگاتے ہیں جن میں کمی کا امکان ہوتا ہے۔ شارٹ سیلنگ میں اسٹاک ادھار لے کر فروخت کیے جاتے ہیں اور بعد میں ان کی قیمتوں کے گر جانے پر یہ اسٹاک پھر سے خریدے جاتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ہنڈنبرگ نے ہندوستان کے اڈانی گروپ اور امریکہ میں نکولا جیسی کمپنیوں کے خلاف اپنی رپورٹس جاری کی تھیں۔ 2023 میں اڈانی گروپ کے خلاف ان کی رپورٹ نے کمپنی کی ویلیو میں تقریباً 100 ارب ڈالر کی کمی لا دی تھی۔ اسی طرح 2020 میں نکولا کمپنی پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے سرمایہ کاروں کو اپنی ٹیکنالوجی کے بارے میں غلط معلومات فراہم کی تھی۔ اس کے بعد نکولا کمپنی کے بانی ٹریور ملٹن کو دھوکہ دہی کا ملزم ٹھہرایا گیا تھا۔

ایک لاکھ ساٹھ ہزار سال بعد نایاب نظارہ کامیٹ اٹلس

سورج کے شعلوں سے بچتے ہوئے اپنے مدار میں روانہ

کامیٹ اٹلس (سی/2024 جی-تھری) سورج کے شعلوں سے بچ کر نکل گیا ہے۔ چھوٹی سی دُم کے ساتھ مغرب کے آسمان میں غروب آفتاب کے بعد یہ دھندلا نظر آنے لگا۔ اس کی چمک اس وقت 5.2 میگنیٹیوٹ اندازہ کی گئی۔ آریہ بھٹہ آبزرویشنل سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سینئر ماہر فلکیات ڈاکٹر ششی بھوشن پانڈے نے بتایا کہ کھوج کے بعد سے ہی یہ دُمدار تارہ سائنس دانوں کے لیے خاص رہا ہے۔ اس کی نگرانی شروع کی گئی۔ سائنس دانوں نے اس کی چمک زہرہ (وینس) سیارہ کے برابر ہونے کا اندازہ لگایا تھا۔ سورج کے سب سے قریب پہنچنے پر تقریباً اتنی ہی چمک کے ساتھ ناسا کی خلائی دوربین سوہو سے اسے دیکھا گیا، جس کا ویڈیو بھی جاری کیا گیا تھا۔ اس کے بعد پیر کی شام سورج کے سب سے نزدیک پہنچنے کے ساتھ ہی یہ دُمدار تارہ اس کی روشنی میں پوشیدہ ہو گیا تھا۔ سورج کے نزدیک پہنچنے کے پر اس کے بچ نکلنے کے امکان پر بھی شبہ بنا ہوا تھا، جواب دُور ہو چکا ہے۔ حالانکہ اس کی چمک فیکی نظر آ رہی تھی لیکن یہ محفوظ ہے اور سورج سے 13987400 کلومیٹر کی دوری سے گردش کر اپنے مدار میں روانہ ہو چکا ہے۔ غروب آفتاب کے تقریباً 7 منٹ کے بعد اٹلی کے ایسٹروفوٹوگرافر ایرک نورلونڈ نے اس کی تصویر کیمرے میں قید کی ہے جس میں وہ چھوٹی دُم اور ایک روشن مرکزے کے ساتھ نظر آ رہا ہے۔ برٹش ایسٹرونامیکل ایسوسی ایشن کے نک جیمس کا کہنا ہے کہ اس دُمدار تارے کی چمک اب مائنس 5.2 میگنیٹیوٹ سے ایک ہفتہ بعد ممکنہ طور پر پلس-3 ہو جائے گی۔ یہ اندازہ لگانا کافی مشکل ہے کہ دُمدار تارہ سورج کی قربت کے بعد اب کیسا سلوک کرے گا۔ واضح ہو کہ اس دُمدار تارے کو گزشتہ سال کھوجا گیا تھا۔ مطالعہ کے بعد پتہ چلا تھا کہ وہ 1.60 لاکھ سال بعد سورج کے نزدیک پہنچ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نایاب فلکیاتی واقعہ میں شامل ہو گیا۔

دہلی اسمبلی انتخابات: کانگریس کا وعدہ، 500 روپے میں گیس سلنڈر اور 300 یونٹ مفت بجلی

نئی دہلی: دہلی اسمبلی انتخابات کے سلسلہ میں کانگریس پارٹی نے ایک اور اہم اعلان کرتے ہوئے عوام سے بڑی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ پارٹی نے کہا کہ پارٹی کے اقتدار میں آنے پر عوام کو 500 روپے میں گیس سلنڈر، 300 یونٹ مفت بجلی اور مفت راشن کٹ دینے کا اعلان کیا۔ قبل ازیں، کانگریس پارٹی خواتین اور نوجوانوں کے لئے بھی اعلانات کر چکی ہے۔ اس موقع پر دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ خواتین پر مہنگائی کا شدید اثر ہوا ہے، جس کے پیش نظر 'مہنگائی مکتی یوجنا' متعارف کرائی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر خاندان کو مفت راشن کٹ دی جائے گی جس میں 5 کلو چاول، 2 کلو چینی، ایک لیٹر تیل، 6 کلو دال اور 250 گرام چائے کی پتی شامل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دس برسوں میں مہنگائی نے غریب خاندانوں کی زندگی مشکل بنا دی ہے۔ یہ اقدامات خواتین کو گھریلو مسائل سے آزاد کر کے بچوں کی تعلیم اور خاندان کی ترقی پر توجہ مرکوز کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔ اس موقع پر تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی بھی موجود تھے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ کیجریوال اور وزیر اعظم مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مودی اور کیجریوال میں کوئی فرق نہیں ہے، صرف نام کا فرق ہے۔ دہلی کو بہتر بنانا ہے تو کانگریس کی حکومت بنانا ضروری ہے

18 جنوری سے آنے والا ہے ویسٹرن ڈسٹربنس

اتر پردیش سمیت کئی ریاستوں میں بارش کا الرٹ

نئی دہلی: شمالی ہندوستان میں لوگوں کو فی الحال سردی اور بارش سے راحت ملنے کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ایک طرف جہاں 16 جنوری کو گھنے کہرے اور ہلکی بارش کا الرٹ کیا گیا ہے، وہیں 18 جنوری کو ایک نئے ویسٹرن ڈسٹربنس کے فعال ہونے سے موسم میں تبدیلی آئے گی۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے مطابق اس ویسٹرن ڈسٹربنس کی وجہ سے شمال مغرب اور وسطی ہندوستان میں ہلکی بارش کا امکان ہے۔ 16 اور 17 جنوری کو مغربی اتر پردیش، پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ، مغربی اور مشرقی راجستھان کے الگ الگ حصوں میں شدید گھنے کہرے کا امکان ہے۔ ایک ویسٹرن ڈسٹربنس پاکستان کے اوپر بنا ہوا ہے جبکہ ایک گردابی طوفان کے آثار جنوبی ہریانہ میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ 18 جنوری کو ایک نیا ویسٹرن ڈسٹربنس شمال مغربی ہندوستان کو متاثر کر سکتا ہے۔ 4 روز بعد 22 جنوری کو ایک دیگر ویسٹرن ڈسٹربنس فعال ہوگا۔ 18 جنوری سے فعال ہونے والے ویسٹرن ڈسٹربنس کی وجہ سے ہمالیائی علاقوں اور شمال مغربی میدانی علاقوں میں موسم بدل جائے گا۔ پہاڑی ریاستوں میں 18 سے 22 جنوری کے درمیان بارش اور برف باری کا امکان ہے۔ 21 اور 22 جنوری کو راجستھان، چنڈی گڑھ، پنجاب، ہریانہ اور مغربی اتر پردیش میں بارش کا امکان ہے۔ اگر اگلے 3 دنوں کے موسم کی بات کی جائے تو 17 جنوری کو پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ، دہلی اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں گھنے کہرے کا اورینج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

قلیتی طبقہ کے خلاف متنازعہ بیان دینے والے جسٹس شیکھر یادو کا 'رام مندر تحریک' پر منعقد پروگرام سے خطاب

الہ آباد: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر کمار یادو 22 جنوری کو رام مندر تحریک پر منعقد ایک پروگرام سے خطاب کریں گے۔ یہ وہی جسٹس شیکھر ہیں جنہوں نے وی ایچ پی کی جانب سے 8 دسمبر 2024 کو منعقد ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اقلیتی طبقہ کے حوالے سے متنازعہ بیان دیا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ ملک کا نظام اکثریتی طبقہ کے مطابق چلے گا۔ انھوں نے مسلم طبقہ کے لیے 'کٹھ ملا' جیسے متنازعہ لفظ کا بھی استعمال کیا تھا۔ ملکی سطح پر ان کے بیان کی مذمت کی گئی تھی، اپوزیشن نے ان کے خلاف پارلیمنٹ میں 'مواخذے کی تحریک' لانے کا اعلان کیا ہے۔ ساتھ ہی سپریم کورٹ نے ان کے خلاف تحقیقات بھی شروع کی ہوئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 22 جنوری 2025 کو مہا کمبھ میلہ میں ایک پروگرام بعنوان 'رام مندر آندولن اور گئو رکشا پیٹھ' منعقد ہونے والا ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ سال 22 جنوری 2024 کو ہی ایودھیا میں زیر تعمیر رام مندر میں رام للا کی 'پران پرتشٹھا' ہوئی تھی۔ اب ایک سال بعد منعقد ہو رہے پروگرام سے جسٹس شیکھر کمار یادو کے علاوہ آر ایس ایس کے سینئر پرچارک اشوک بیری، وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے جنرل سکریٹری دنیش کمار وغیرہ بھی خطاب کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ جسٹس شیکھر یادو نے جس پروگرام میں اقلیتی طبقہ کے خلاف زہر افشانی کی تھی اس کا انعقاد وی ایچ پی کے لیگل سیل نے کرایا تھا۔ اس پروگرام میں بنیادی طور پر یونیفارم سول کوڈ، سیکولرزم جیسے موضوعات پر گفتگو ہوئی تھی۔ ایک معزز عہدہ پر رہتے ہوئے شیکھر یادو کے متنازعہ بیان پر کپل سبل جیسے سینئر وکیل نے بھی اعتراض کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اس معاملہ پر نوٹس لیتے ہوئے جسٹس شیکھر کے خلاف تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ساتھ ہی اس معاملے میں کالجیم بھی ایک بار جسٹس شیکھر کو طلب کر چکی ہے۔ واضح ہو کہ جسٹس یادو کی حمایت میں بھی ایک عرضی عدالت میں داخل کی گئی تھی۔ اس عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ جسٹس یادو کے خلاف کارروائی نہ کی جائے کیونکہ ان کا بیان ایک جج کے طور پر نہیں بلکہ ایک ہندو کے طور پر تھا۔

غلط سلائن چڑھانے سے حاملہ خاتون اور نومولود کی موت

ممتا بنرجی نے 12 ڈاکٹروں کو کیا معطل، سی آئی ڈی تحقیقات

کولکتہ: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے 'سلائن گھوٹالہ' معاملے میں ڈاکٹروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے 12 معالجوں کو معطل کر دیا ہے۔ جمعرات (16 جنوری) کو انھوں نے ریاستی سکریٹریٹ نابنا میں کہا کہ "اگر ڈاکٹروں نے اپنی ذمہ داری ٹھیک سے ادا کی ہوتی تو میدنی پور میڈیکل کالج میں حاملہ خاتون اور نومولود کو بچایا جاسکتا تھا"۔ واضح ہو کہ معطل 12 ڈاکٹروں میں میدنی پور میڈیکل کالج کے آر ایم او اور ایم ایس وی پی بھی شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ میدنی پور میڈیکل کالج میں زچگی کے بعد 5 حاملہ خواتین بیمار ہو گئی تھیں۔ مبینہ طور پر پانچوں خواتین کی طبیعت سلائن چڑھانے کے بعد ہی بگڑی تھی۔ بعد میں ایک حاملہ خاتون کی موت ہو گئی تھی جبکہ ایک بیمار حاملہ خاتون کے بچے کی موت ہو گئی۔ دیگر 3 خواتین کی حالت کافی نازک ہے، تینوں کو کولکاتا کے ایس ایس کے ایم اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ممتا بنرجی نے اس معاملہ پر کہا کہ "اگر وہ لوگ جو لوگوں کی تقدیر کا تعین کرتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں بچے پیدا ہوتے ہیں، اپنی ذمہ داریوں کو ٹھیک سے نبھاتے تو ماں اور بچے کو بچایا جاسکتا تھا۔" انھوں نے مزید کہا کہ اگر عمارت کے اندر سی سی ٹی وی کیمرہ ہوتا تو ملزم کو رنگے ہاتھوں پکڑا جاسکتا تھا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ آپریشن تھیٹر کے اندر بھی سی سی ٹی وی کیمرے ہونے چاہئیں۔ چیف سکریٹری منوج پنت نے اس تعلق سے کہا کہ "سی سی ٹی وی کیمرے گلیاروں میں ہیں۔ لیکن کمرے کے اندر ڈاکٹروں کی سرگرمیوں کے بارے میں نہیں جان سکتا۔" حالانکہ انھوں نے یہ ضرور کہا کہ "آپریشن کے دوران جس پروٹوکول کو اختیار کیا جانا چاہیے، اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ سینئر ڈاکٹروں کی موجودگی کے بغیر جونیئر ڈاکٹروں نے آپریشن کا عمل انجام دے دیا۔" ممتا بنرجی نے جن 12 ڈاکٹروں کو معطل کیا ہے ان میں آر ایم او، آر ایس وی پی، میٹرنٹی وارڈ میں یونٹ-1 سی کے بیڈ انچارج دلیپ پال، سینئر ڈاکٹر ہمادری نائک، آر ایم او سومین داس، اینستھیٹسٹ پلوی بنرجی، پی جی ٹی کے پہلے سال کی ڈاکٹر مویتا منڈل، پوجا ساہا، انٹرن ڈاکٹر سُشانت منڈل اور پی جی ٹی تیسرے سال کے ڈاکٹر شامل ہیں۔ ساتھ ہی ڈاکٹر دلیپ پر الزام ہے کہ وہ واقعہ کے دن 8 جنوری کو اسپتال سے باہر سرجری کر رہے تھے۔ اس معاملے میں مزید تحقیقات سی آئی ڈی کر رہی ہے۔

سیف علی خان پر حملہ کرنے والے ملزم کی تصویر آئی سامنے

سیڑھیوں سے اترتے سی سی ٹی وی میں قید، ویڈیو بھی منظر عام پر

ممبئی: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) مشہور و معروف اداکار سیف علی خان پر دیر شب ہوئے قاتلانہ حملہ پر ایک ہنگامہ برپا ہے۔ ایک طرف سیف علی خان آپریشن کے بعد آئی سی یو میں منتقل کر دیے گئے ہیں، اور دوسری طرف ممبئی پولیس سرگرمی کے ساتھ حملہ آور کی تلاش کر رہی ہے۔ اس معاملے میں کسی کی گرفتاری تو نہیں ہوئی ہے، لیکن ملزم کی تصویر اور ویڈیو ضرور سامنے آئی ہے جو پولیس کی ایک بڑی کامیابی کہی جاسکتی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ چوری کے ارادہ سے ایک شخص سیف علی خان کے گھر میں گھسا تھا۔ جب اس کا سیف علی خان سے سامنا ہوا اور سیف نے مزاحمت کی تو وہ چاقو سے حملہ کرنے لگا۔ سیف کے جسم پر حملے کے 6 نشان بتائے گئے ہیں، جن میں سے کچھ سنگین زخم ہیں۔ اب ملزم کی جو پہلی تصویر سامنے آئی ہے، اس میں وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اس کی تصویر سیڑھیوں پر لگے سی سی ٹی وی میں قید ہوگئی ہے۔ اس تصویر کی بنیاد پر ہی حملہ آور کی تلاش شروع ہوگئی ہے۔ سی سی ٹی وی کی ویڈیو فوٹیج بھی سامنے آئی ہے جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ گلے میں گمچھا لٹکائے ایک نوجوان سیڑھیوں سے اتر رہا ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں حملہ آور پیٹھ پر ایک بیگ ٹانگے ہوئے دکھائی دے رہا ہے۔ یہ فوٹیج دیر رات 2.33 بجے کا ہے۔ اس فوٹیج کو سامنے رکھ کر پولیس نے کچھ اہم جانکاریاں حاصل کر لی ہیں۔ پولیس نے ملزم کی شناخت بھی کر لی ہے اور اس کے گھر کا بھی پتہ لگا لیا ہے۔ پولیس اس کے گھر گئی بھی تھی، لیکن وہ گھر پر موجود نہیں ملا۔ پولیس زور و شور سے کے ساتھ حملہ آور کی تلاش کر رہی ہے۔ پولیس کی 10 ٹیمیں سیف علی خان پر ہوئے اس حملہ کی جانچ کر رہی ہیں۔ اس درمیان پولیس سیف علی خان کے گھر پہنچ کر گہرائی سے جانچ کرتی ہوئی نظر آئی اور کچھ لوگوں سے پوچھ تاچھ بھی کی گئی۔ سیف علی خان کے گھر انکاؤنٹر اسپیشلسٹ دیا نایک بھی پہنچے ہیں جنھوں نے واقعہ سے متعلق وسیع جانچ کی۔ دیا نایک ممبئی انڈر ورلڈ سے نمٹنے میں اپنے کردار کے لیے مشہور ہیں۔ مبینہ طور پر دیا نے اپنے کیریئر میں تقریباً 80 انکاؤنٹر کیے ہیں۔

مرکزی حکومت نے آٹھویں پے کمیشن کو دی منظوری

2026 سے نافذ، تنخواہ میں 186 فیصد تک اضافہ کا امکان

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے آٹھواں پے کمیشن نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مرکزی ملازمین کو یہ تحفہ دینے کا اعلان ضرور کر دیا گیا ہے، لیکن اس کا نفاذ آئندہ سال یعنی 2026 سے ہوگا۔ ابھی تک مرکزی ملازمین کو ساتویں پے کمیشن کے تحت تنخواہ مل رہی ہے۔ اب جلد ہی آٹھویں پے کمیشن کی تشکیل کی جائے گی اور پھر آگے کی کارروائی شروع ہوگی۔ آج ہوئی مرکزی کابینہ کی میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے میڈیا کو بریفنگ دی۔ انھوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے مرکزی حکومت کے ملازمین کے لیے آٹھویں سنٹرل پے کمیشن کی تشکیل کو منظوری دے دی ہے۔ اگلے سال اسے نافذ ہونا ہے، لیکن اس کے لیے جلد ہی ایک کمیشن تشکیل دی جائے گی۔ اس کے لیے چیئرمین اور 2 اراکین کے نام کا اعلان بھی جلد ہوگا۔ مرکزی حکومت کے ملازمین کو فی الحال ساتویں سنٹرل پے کمیشن کے مطابق تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ 2016 میں تشکیل ہوئی تھی۔ اب آٹھویں پے کمیشن کو 2026 میں نافذ کیا گیا ہے، یعنی 10 سال بعد نئے سنٹرل پے کمیشن کا نفاذ ہوگا۔ آٹھویں پے کمیشن سے متعلق وقت رہتے مشورے اور سفارشات وغیرہ طلب کیے جاسکیں، اس لیے کمیشن کی تشکیل جلد کی جائے گی۔ آٹھویں پے کمیشن سے تنخواہ میں خاطر خواہ فرق پڑنے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق نئے پے کمیشن کے نفاذ کی صورت میں کم از کم تنخواہ 34560 روپے ہو جانے کا اندازہ ہے، جبکہ پنشن کے طور پر 17280 پلس ڈی آر ملنے کی امید ہے۔ چونکہ ابھی مرکزی ملازمین کی کم از کم تنخواہ 18000 ہے، اس لحاظ سے کم از کم تنخواہ میں 186 فیصد کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ پروموشن ہونے اور تنخواہ بڑھنے کی صورت میں پنشن میں بھی اضافہ ہونا یقینی ہے۔

سم کارڈ خریدنے کا نیا اصول، بایومیٹرک تصدیق لازمی، جعلی دستاویزات پر سخت ہوگی کارروائی

نئی دہلی: وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) نے محکمۂ ٹیلی کام (ڈی او ٹی) کو ایک اہم ہدایت جاری کی ہے، جس کے تحت نئے موبائل کنکشن کے لیے بایومیٹرک تصدیق لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس فیصلے کا مقصد جعلی دستاویزات کے ذریعے حاصل کردہ سم کارڈز کا غلط استعمال روکنا ہے۔ جعلی سم کارڈز سائبر جرائم اور مالیاتی گھوٹالوں میں ملوث ہونے کے باعث ایک بڑا خطرہ بن چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، پہلے صارفین مختلف سرکاری شناختی کارڈز جیسے ووٹر آئی ڈی یا پاسپورٹ کا استعمال کر کے سم کارڈ خرید سکتے تھے، مگر اب نئے قواعد کے مطابق، صرف آدھار سے بایومیٹرک تصدیق کے ذریعے ہی کنکشن فعال کیا جائے گا۔ اب کوئی بھی ریٹیلر بایومیٹرک تصدیق کے بغیر سم کارڈ فروخت نہیں کر سکے گا، اور اس اصول کی خلاف ورزی پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

پولیس تھانے میں بی جے پی رہنما کی پٹائی پر اکھلیش یادو کا ردعمل

پی ڈی اے طبقہ ہمیشہ بی جے پی کی حاکمانہ سوچ کا نشانہ

پریاگ راج: 16/ جنوری۔ (ایجنسیز) اتر پردیش کے پریاگ راج کے جھونسی تھانے میں بی جے پی ایس سی مورچہ کے صوبائی خزانچی منوج پاسی کی پولیس کے ہاتھوں مبینہ پٹائی کے بعد ریاست میں سیاسی گلیارے گرم ہو گئے ہیں۔ واقعے کے بعد بی جے پی کارکنوں نے تھانے کے باہر زبردست احتجاج کیا اور پولیس کے رویے کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا۔ اکھلیش یادو نے پولیس کے اس عمل کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا، "پریاگ راج میں جھونسی پولیس نے کیا صرف اس لیے ایک شخص کو بے رحمی سے مارا کیونکہ اس کا نام منوج پاسی ہے؟ یوپی میں پی ڈی اے طبقہ ہمیشہ ہی بی جے پی کی حاکمانہ سوچ کا شکار ہوتا رہا ہے۔ چاہے وہ خود حکمراں جماعت سے جڑا ہوا ہو، پھر بھی ظلم سہنا پڑتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "پی ڈی اے کی یہی پکار، اب نہیں سہیں گے ظلم و استحصال۔" منوج پاسی کے ساتھ پیش آنے والے واقعے میں پولیس نے ان پر لاٹھی، جوتے اور بیلٹ سے حملہ کیا۔ ان کے جسم پر کئی جگہ زخم آئے، اور ان کے بال بھی کھینچ کر اکھاڑ دیے گئے۔ انہیں بیہوشی کی حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ واقعے کے بعد عوامی دباؤ بڑھنے پر پولیس انتظامیہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے تین سب انسپکٹرز اور ایک ہیڈ کانسٹیبل کو معطل کر دیا ہے۔ جھونسی تھانے کے انچارج کے خلاف بھی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈی سی پی سٹی ابھیشیک بھارتی نے اس معاملے کی مکمل تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اکھلیش یادو کے بیان کے بعد دیگر سیاسی جماعتوں نے بھی اس معاملے پر بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی حکمرانی کے نام پر ریاست میں طاقت کا غلط استعمال بڑھ رہا ہے، جو کہ جمہوریت کی بنیادوں کو کمزور کر رہا ہے۔ بی جے پی کارکنوں نے اس واقعے پر غم و غصہ ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اپنی ہی حکومت میں ایسے مظالم کا سامنا کرنا شرمناک ہے۔ پارٹی کے رہنما میئر گنیش کیسروانی، ایم ایل اے ہریش وردھن باجپئی اور دیگر نے تھانے کا گھیراؤ کیا اور احتجاج کیا۔ یہ واقعہ کوئی نیا نہیں ہے۔ 26 دسمبر کو دھومن گنج تھانے میں بھی بی جے پی کے منڈل صدر سنجے کشواہا کے ساتھ پولیس نے بدسلوکی کی تھی، جس کے بعد کئی پولیس اہلکاروں کو معطل کرنا پڑا تھا۔ پریاگ راج میں اس واقعے نے نہ صرف ریاستی پولیس پر سوالات اٹھا دیے ہیں بلکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی غیر جانبداری پر بھی شکوک پیدا کر دیے ہیں۔

سورۃ النحل: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی
سینئر کالم نگار آزاد صحافی
9849099228

اس مکی سورہ کی آیت 8 (وَاَوۡحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحۡلِ) میں النحل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے اس سورۃ کا نام بھی النحل رکھا گیا ہے۔ اس کی آیات 128، کلمات 2840 اور حروف کی تعداد 7700 ہے۔ یہ بھی ان سورتوں میں شامل ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئیں؛ اور اس دور کے سخت حالات کا تذکرہ گزشتہ سورتوں کے تعارف میں آچکا۔ حضرت مودودی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ "متعدد اندرونی شہادتوں سے اس کے زمانہ نزول پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً آیت 41 کے فقرے "وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا" سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہجرت حبشہ واقع ہوچکی تھی۔ آیت 106 میں مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ظلم وستم پوری شدت کے ساتھ ہو رہا تھا اور یہ سوال پیدا ہوگیا تھا کہ اگر کوئی شخص ناقابل برداشت اذیت سے مجبور ہوکر کلمہ کفر کہہ بیٹھے تو اس کا کیا حکم ہے۔ آیات 112 تا 114 وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡيَةً ... اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ کا صاف اشارہ اس طرف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد مکہ میں جو زبردست قحط رونما ہوا تھا وہ اس سورے کے نزول کے وقت ختم ہوچکا تھا۔ اس سورۃ میں آیت 115، ایسی ہے جس کا حوالہ سورۃ انعام آیت 119 میں دیا گیا ہے اور دوسری آیت نمبر 118 ایسی ہے جس میں سورۃ الانعام کی آیت 164 کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ بات کی دلیل ہے کہ ان دونوں سورتوں کا نزول قریب العہد ہے۔ ان شہادتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس سورۃ کا نزول بھی مکہ کا آخری دور ہی ہے۔ اور اسی کی تائید سورے کے عام انداز بیان سے بھی ہوتی ہے۔ (اس کا موضوع اور مرکزی مضمون یہ ہے کہ) شرک کا ابطال، توحید کا اثبات، دعوتِ پیغمبر کو نہ ماننے کے بُرے نتائج پر تنبیہ وفہمائش، اور حق کی مخالفت ومزاحمت پر زجروتوبیخ۔ سورے کا آغاز بغیر کسی تمہید کے ایک سخت تنبیہی جملے (اتی آمر اللہ فلا تستعجلوہ: آپہنچا اللہ کا حکم سو اسکی جلدی نہ کرو!!!) سے ہوتا ہے۔ کفار مکہ بار بار کہتے تھے کہ ...... "جب ہم تمہیں جھٹلا چکے ہیں اور کھلم کھلا تمہاری مخالفت کررہے ہیں تو آخر عذاب آ کیوں نہیں جاتا جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو"۔ اس بات کو وہ بالکل تکیہ کلام کی طرح اسلئے دہراتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر نہ ہونے کا سب سے زیادہ صریح ثبوت تھا۔ اس پر فرمایا کہ بیوقوفو! خدا کا عذاب تو تمہارے سر پر تُلا کھڑا ہے، اب اس کے ٹوٹ پڑنے کیلئے جلدی نہ مچاؤ بلکہ جو ذرا سی مہلت باقی ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد فوراً ہی تفہیم تقریر شروع ہوجاتی ہے اور حسب ذیل مضامین بار بار یکے بعد دیگرے سامنے آنے شروع ہوتے ہیں۔ (1) دل لگتے دلائل اور آفاق وانفس کے آثار کھلی کھلی شہادتوں سے سمجھایا جاتا ہے کہ شرک باطل ہے اور توحید ہی حق ہے۔ (2) منکرین کے اعتراضات، شکوک، حجتوں اور حیلوں کا ایک ایک کرکے جواب دیا جاتا ہے۔ (3) باطل پر اصرار اور حق کے مقابلہ میں استکبار کے بُرے نتائج سے ڈرایا جاتا ہے۔ (4) ان اخلاقی اور عملی تغیرات کو مجمل مگر دل نشین انداز سے بیان کیا جاتا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین انسانی زندگی میں لانا چاہتا ہے اور اس سلسلہ میں مشرکین کو بتایا جاتا ہے کہ خدا کو رب ماننا، جس کا انھیں دعویٰ تھا، محض خالی خولی مان لینا ہی نہیں ہے بلکہ اپنے کچھ تقاضے بھی رکھتا ہے جو عقائد یا اخلاق اور عملی زندگی میں نمودار ہونے چاہئیں۔ (5) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی ڈھارس بندھائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کفار کی مزاحمتوں اور جفاکاریوں کے مقابلہ میں ان {صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین} کا رویہ کیا ہونا چاہئے"۔ (تفہیم القرآن) حضرت علامہ محمد کرم شاہ علیہ الرحمہ نے بھی اس سورۃ کے تعارف میں بہت خوب لکھا ہے کعبہ جسے خداوند وحدہ لاشریک کی عبادت کیلئے تعمیر کیا گیا تھا وہاں اب 360 بتوں کی پوجا بڑی دھوم دھام سے ہورہی ہے۔ نسل ابراہیم باقی ہے لیکن دین ابراہیم کا نام ونشان تک نہیں رہا۔ ڈھائی تین ہزار سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے محبوب بندہ و رسول برحق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فاران کی چوٹی پر کھڑے ہوکر اعلان فرماتے ہیں ..."قُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفۡلِحُوا" اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے۔ مکہ کے خاموش ماحول میں ایک ہنگامہ برپا ہوجاتا ہے۔ توحید کا نعرہ بلند ہونے پر اہل مکہ کا ردعمل حیرت، نفرت اور عداوت کے مرحلوں کو طے کرتا ہوا اب سنگدلانہ تشدد کی شکل اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے آبائی عقائد، نظریات اور رسوم کے تحفظ میں ہی اپنی بقاء کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔ انھیں یہ اندیشہ ہے کہ اگر ان عقائد ونظریات پر کوئی آنچ آئی، تو ان کا وجود تک مٹ جائے گا اور اپنا وجود کسے عزیز نہیں۔ اس لئے وہ ہر قیمت پر اپنے فرسودہ نظام حیات کو بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن اسلام کی سادگی، سچائی اور معنویت کے سامنے ان کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہورہی ہے۔ دلائل کے میدان میں ان کے قدم اکھڑ چکے ہیں۔ انھیں اپنی فصاحت اور بلاغت پر بڑا ناز تھا لیکن قرآن کے حسین بیان اور دل موہ لینے والے اسلوب نے انھیں مبہوت اور ششدر کردیا ہے۔ ان کے لرزہ خیز مظالم کے سامنے اہل ایمان کی ثابت قدمی اور استقامت نے ان کی شمشیر ستم کو کند کردیا ہے۔ ان کیلئے سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ ان کی فہم ودانش کی قوتیں خود ان کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی تیاری کررہی ہیں۔ اس قلبی اور ذہنی کشمکش نے ان کو کھوکھلا کردیا ہے لیکن حق قبول کرنے کیلئے وہ کسی قیمت پر آمادہ نہیں۔ اُنھوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی خوب کس کر باندھ لی ہے۔ طعن وتشنیع، تمسخر واستہزا، بہتان تراشی اور نامعقول اعتراضات کے تیروں کے سوا ان کے ترکش میں کچھ بھی نہیں رہا اور وہ انھیں بڑی مہارت سے استعمال کررہے ہیں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی سچی خیرخواہی میں سرگرم عمل ہیں۔ مشرکین بہتان تراشی اعتراضات کا طوفان برپا کرکے فضاء کو تاریک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حبیبؐ اُنھیں قرآن کریم کی شیریں اور نور صداقت سے درخشاں آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، وہ عداوت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ محبت اور پیار کا دامن پھیلاتا ہے۔ وہ ناروا پھبتیاں کستے ہیں اور یہ اپنے دلنواز تبسم سے ان کو ٹال دیتا ہے۔ (ضیاء القرآن) سورت کا اختتام بھی بڑا اہم اور دلنشیں ہے جس میں بتلایا گیا کہ دیکھو اللہ کے احکام پر عمل نہ کرنے اور اس میں اختلاف کرنے سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے! سبت {ہفتہ} کے قانون میں جو سختیاں عائد کی گئی تھیں یہ یہود کی شرارتوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئیں ہدایات کی نافرمانیوں کی وجہ سے تھی۔ آیت کریمہ 125 میں دعوت دین کے سلسلہ میں داعی اعظم رہبر انسانیت سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ اپنے رب کے راستے کی طرف بلائیے حکمت وعمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کیجئیے جو بہتر سے بہتر طریقہ پر ہو؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم پر اکمل وکامل طور پر عمل فرمایا اور رہتی دنیا تک ہر بندے مومن و داعی اسلام کے لیے بہترین وبے نظیر نمونہ چھوڑا ہے۔--- تفسیر قرطبی کے حوالے سے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دعوت وتبلیغ کا مکمل نصاب اس کے اصول اور آداب کی پوری تفصیل چند کلمات میں سموی ہوئی ہے، تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت ہرم ابن حیان کی موت کا وقت آیا تو عزیزوں نے درخواست کی کہ ہمیں کچھ وصیت فرمائے تو فرمایا کہ وصیت تو لوگ اموال کی کیا کرتے ہیں وہ میرے پاس ہے نہیں لیکن میں تم کو اللہ کی آیات خصوصاً سورہ نحل کی آخری آیتوں کی وصیت کرتا ہوں کہ ان پر مظبوطی سے قائم ہوجاؤ" (معارف القرآن) "وجادلهم بالتي هي احسن"۔ یہ بڑی اہمیت کے حامل چیز ہے جو دعوت حق کے موقع پر {حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کے لیے} مباحث کے درمیان اسکی سخت ضرورت پیش آتی ہے اور داعیانہ کردار ادا کرتے ہوئے داعی کو یہ اصول نہیں بھولنا چاہیے۔ مولانا سید ابوالاعلی مودودی رح "وجادلهم" کی مختصر مگر جامع تشریح فرماتے ہوئے یوں رقم طراز ہوے، یعنی اسکی نوعیت محض مناظرہ بازی کی اور عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو۔ اس میں کج بحثیاں اور الزام تراشیاں اور چوٹیں وپھبتیاں نہ ہوں۔ اس کا مقصود حریف مقابل کو چپ کردینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو۔ بلکہ اس میں شریں کلامی ہو۔ اعلی درجہ کا شریفانہ اخلاق ہو۔ معقول ودل لگتے دلائل ہو۔ مخاطب کے اندر ضد اور بات کی پچ اور ہرھرمی پیدا ہونے نہ دیا جاے۔ سیدھے سیدھے طریقہ سے اس کو بات سمجھانے کی کوشیش کی جاے اور جب محسوس ہو کہ وہ کج بحثی پر اتر آیا ہے تو اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا جاے تاکہ وہ گمراہی میں اور زیادہ دور نہ نکل جاے" (تفہیم القرآن) اختتامی آیات میں اہل ایمان کو یہ تعلیم بھی دی گی ہے کہ {اہل باطل} کی طرف سے جتنی کچھ زیادتی کی گئ ہو، اگر تم چاہو تو اتنا ہی بدلہ لے سکتے ہو جتنا کہ انہوں تکلیف پہچائی ہو!!! ہاں اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے حق میں بہت اچھا نتیجہ نکلے گا۔------ روایات میں یہ بات آئی ہیکہ یہ آیت کریمہ اولاً مکہ مکرمہ میں اور پھر غزوہ احد اور فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے۔ (مستفاد تفسیر ابن عباس) آیت کریمہ 124 میں اللہ تعالی اپنے محبوب بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تعلیم فرمارہے ہیں جو کفار کی جانب سے تکالیف پہنچائی جارہی تھیں فرمایا کہ آپ صبر کیجیے اور آپکا صبر کرنا خاص اللہ کی توفیق خاص سے ہے آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں اور "فی ضیق مما یمکرون" انکے مکر وفریب سے دل تنگ نہ ہوں۔ سورہ نحل کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ ہوا "ان اللہ مع الذين اتقوا وَالذين هم محسِنون"، یعنی اہل ایمان کا بنیادی تعارف یوں فرمایا جو ایمان کا عین تقاضا بھی ہے یعنی اہل ایمان احسان پر عمل کرتے ہیں، ہمیشہ نیک رویہ پر قائم رہتے ہیں صبر کی کیفیت انکے اندر پائی جاتی ہے اور یہ تقوی اور پرہیز گاری کی روش پر چلتے رہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالی ایسے ہی صفات رکھنے والوں کا پشت پناہ ہے۔

حاجی سیاہ سرورمخدوم سیدسعیدالدین رفاعی رح اورملک ہندوستان میں سلسلہ رفاعیہ!

از:- فقیر قاری شاہ محمد رفیع الدین فاروقی رفاعی قادری (بسمت نگار)
خلیفہ حضرت قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی الرفاعی القادری۔

ملک دن کے قدیم صوفی بزرگوں کی جماعت سے تعلق رکھنے والے صوفیہ کرام میں مخدوم اخبار کبریائی بندگی حاجی سیاہ سرور مخدوم سید سعید الدین رفاعی رح کا نام آتا ہے۔ جس دن سے انسان اس جہان رنگ وبود میں آباد ہوا ہے یہ شان توحید پرستوں ہی کو حاصل ہوئی کہ بار بار مسلمانوں نے کثرت افواج کے فلسفے پر جذبۂ ایمانی سے ہمیشہ فتح پائی چشم فلک ہر دور میں ایسے واقعات دیکھتی رہی ہے اور تاریخ کے اوراق ایسے ہزاروں درخشاں واقعات سے بھرے پڑے ہیں یہ داستانِ ایمان جنگ بدر سے شروع ہوئی اور ہر دور میں بار بار اہل دنیاء کے سامنے دہرائی جاتی رہی ہے، چنانچہ 725 ہجری میں یہی دکن کے بعض صوبوں 'قندھار، ناندیڑ، اور موجودہ کرناٹک کے بعض آبادیوں میں دہرایا جارہا تھا اس وقت مسلمانوں کی ان مقامات پر ابتدائی عملداری تھی" مہاراجہ رائے بے جن" کرناٹک کی فوجیں دیگر مختلف راجاؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہ مسلمانوں کی آنے والی آبادیوں پر حملے کرتے اور مال ومتاع کی بے جاہ تکالیف دیا کرتے اسی سال دہلی میں" سلطان غیاث الدین تغلق" کا انتقال ہوا اور اسکے بیٹے" سلطان محمد تغلق" نے دہلی کے تخت پر جلوس کیا اور اسی نے دکن کی جانب توجہ کی دیوگیر کا نام دولت آباد رکھکر اس کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا۔ چنانچہ سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعی قندھاریؒ نے اسی عرصے میں شیخ ابراھیم سپہ سالار کے ہمراہ دہلی کو خیرآباد فرمایا اور" ملتان، پنجاب دیگر مختلف مقامات پر فوج اسلام کی رہبری فرماتے ہوئے ایک قائد کی طرح ملک دکن پہنچے جب آپ نے مظلوموں پر کیے جانے والے بے جاہ سلوک کو دیکھا تو پھر ایک دفعہ اپنی عدل کی تلوار اور نسبی شجاعت و بہادری سے ظالم اور باطل پرستوں کے نامور حکام کو موت کے سپرد کردیا جس کے سبب ظالموں کے لشکروں میں انتشار برپا ہوگیا یہی وجہ ہے کہ آپ کو" کفار بھنجن" کے لقب سے جانا جاتا ہے آپ نے کئی دفعہ بیت اللہ کا سفر کیا اور تبلیغ دین کی خاطر کئی ملکوں کا رخت سفر باندھا یہی وجہ ہے کہ آپ کو" سیّاح" کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعیؒ آپ حسینی سادات میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی جانب سے چوبیس واسطوں سے سید الشہدا امام حسین عالی مقامؓ سے جاملتا ہے اور والدہ کی جانب سے آپ فاروقی شان رکھتے ہیں آپ کے اجداد ملک عراق اور بصرہ سے ہجرت فرما کر دہلی منتقل ہوئے اور یہی سکونت اختیار کرلی آپ کا روحانی تعلق تصوف کے سلسلہ عالیہ رفاعیہ سے ہے نیز آپ کے اجدا اسی سلسلہ تصوف کے کِبار مشائخ گردانے جاتے ہیں اس کے علاوہ سرور مخدومؒ خود اپنے مکتوبات میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی خدمت میں رہنے کا ذکر فرماتے ہیں کہ" ایک روز میں شیخ الاسلام نظام الحق والدینؒ کی خدمت میں حاضر تھا دیکھا کہ بہت سی مخلوق خدا حاضر خدمت ہے ہر کوئی آگے بڑھ کر آپ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کررہا ہے حضرت خواجہ نے میری جانب مخاطب ہوکر فرمایا" سعید الدین! جانتے ہو یہ ہجوم خلق کیوں ہے؟ میں نے عرض کی کہ محبین حسن عقیدت سے حاضر خدمت ہیں ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کا آنا غرض سے خالی نہیں ہے مگر اہل ارادت بہت ہی کم ہے۔ اس واقعہ کی ایک مدت بعد جب حضرت شیخ کا وصال ہوا اور تین روز تک اسی مقام پر ٹہرا رہا تیسرے روز بوقت اخیر شب مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک محافہ (عمدہ ڈولی سواری) فلک سے صحراء میں اتری قریب جا کر دیکھا تو حضرت شیخ محافہ میں تشریف فرما ہے میں نے عادت کے موافق سلام کیا شیخ نے جواب ارشاد کیا اور خیریت پرسی کی فرمایا سعید الدین مجھے تھام لو تا کہ میں وضوء کرلوں شیخ کو وضو کروایا اور مصلے کو بچھایا تاکہ شیخ نماز سے فارغ ہوں شیخ نے ایک کنجی عنایت کی اور فرمایا فلاں ہجرے میں دیکھو کیا ہے جا کر دیکھا کہ اس میں خالی چھوٹی چھوٹی دیگچیاں ہیں جو چھت تک لگی ہوئی ہیں بموجب ارشاد ان کو کھول کر دیکھا تو ساری خالی تھیں جب شیخ کو عرض کیا کہ وہ ساری خالی ہیں شیخ نے فرمایا کہ دروازہ بند کردو پھر ارشاد ہوا کہ ہمیں محافہ میں سوار کردو عرض کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو ہمراہ چلوں ارشاد ہوا تم کو بہت کام کرنا ہے اس لیے ابھی اجازت نہیں ہے پھر کیا دیکھا کہ جیسے جیسے محافہ بلند ہوتا ہے بہت سے لوگ محافہ سے لپٹ گئے اور بہت سے گر بھی گئے اور صرف کچھ ہی حضرت کے ہمراہ چلے گئے جب مراقبہ مکمل ہوا تو حضرت کا وہ ارشاد یاد آیا" اہل ارادت معدودے چند ہیں" الغرض کہ سرور مخدوم جب قندھار شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے تو اس وقت قندھار کفرستاں کہلاتا تھا اور یہاں ہر طرف کفر کی ظلالت وتاریکی کا اندھیرا تھا لیکن سرور مخدومؒ کے پُرفیض قدوم کی برکت نے ان سب ظلمتوں کی کدرتوں کو تباہ وویران کردیا اور نور اسلام کے فیض وبرکات سے منور کردیا آپ کی چشم کرامات کا اس قدر چرچہ ہونے لگا کہ دور دراز سے لوگ جوق درجوق حاضر خدمت ہوتے اور آپ کے دست پر حلقہ بگوش اسلام ہوتے اور یہی سلسلہ تادم حیات جاری رہا اور آج بھی آپ کا آستانہ دین اسلام کا مرکز بنا ہوا ہے آپ کی تاریخ وصال مولانا شاہ رفیع الدین قندھاریؒ نے کتاب تحفۃ الاحمدی میں سترہ رجب المرجب 736 ہجری تحریر فرمائی ہے۔ آپ کا عرس شریف ہر سال 15، 16، 17 رجب المرجب اس سال کے مطابق 16، 17، 18 جنوری 2025 کو بڑے ہی احتشام کے ساتھ ضلع کلکٹر کی جانب سے ایک روزہ چھٹی کا اعلان بھی ہوتا ہے۔ یہ عرس مبارک صاحب سجدہ نشین سید مرتضیٰ محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ ومتوالی سید مصطفیٰ محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ کے زیرِ نگرانی اور سرپرستی میں منعقد قندھار شریف ضلع ناندیڑ موجودہ ریاست مہاراشٹرا میں ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں عورت کا مقام

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

اللہ رب العزت نے عورتوں کو عزت واحترام کا جو مقام دیا ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے، کہ قرآن پاک کی مستقل ایک پوری سورۃ نساء (عورت) ہی کے نام رکھا گیا ہے، اس کے علاوہ سورۃ نور، سورۃ طلاق کے بیش تر حصے بھی عورتوں ہی کے لئے مخصوص ہیں، انفرادی احوال کے ذکر کے لئے قرآن کریم میں سورۃ مریم موجود ہے، سورۃ بقرۃ، سورۃ مائدہ، الاحزاب، المجادلۃ، الممتحنۃ اور سورۃ تحریم کے ساتھ دس سے زائد سورتوں میں مختلف جگہوں پر نیک عورتوں کے حوالہ سے آیتوں کا نزول ہوا، جن میں حضرت حوا، سائرہ، ہاجرہ، زینب بنت جحش، عائشہ بنت ابوبکر، خولۃ بنت ثعلبۃ، نقضۃ الغزل، ام حبیبہ، مریم بنت عمران اور بلقیس کے اسماء خاص طور سے قابل ذکر ہیں، جن بدکردار اور نافرمان عورتوں کا ذکر قرآن میں ملتا ہے، ان میں حضرت نوح، حضرت لوط اور ابولہب کی بیوی کو بھی نظرانداز نہں کیا جاسکتا ہے، اس طرح جن عورتوں کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے ان کی تعداد سترہ تک پہونچتی ہے۔ لفظ نساء کے مختلف صیغے قرآن کریم میں مذکور ہیں، جس کے معنی عورت کے آتے ہیں، مجموعی حالات کو بتانے کے لیے یہ الفاظ زیادہ مستعمل ہیں، انفرادی ذکر "امرأۃ" کے لفظ سے اضافت کے ساتھ مذکور ہے، جیسے: امرأۃ لوط، امرأۃ عمران، امرأۃ فرعون وغیرہ، اس لفظ کی تثنیہ امرأتان آتی ہے اور جمع نسوۃ، ان الفاظ کا استعمال بھی قرآن کریم میں عورتوں کے اجتماعی، سیاسی اور عمومی حالت کے ذکر کے لئے بار بار آیا ہے، ان کے علاوہ الانثیٰ مفرد، تثنیہ اور جمع کے صیغوں کے ساتھ تیس بار، "الأم" اٹھائیس بار، الوالدۃ، پانچ بار، الاھل، ایک سو ستائیس بار، الزوج مختلف صیغوں کے ساتھ اکاسی مرتبہ الصاحبۃ چار بار، الحلیلۃ ایک بار جمع کے صیغے حلائل کے ساتھ البنت، 19 بار، الاخت 14 / بار آیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے عورت کو اجتماعی اور انفرادی طور پر کتنی اہمیت دی ہے، قرآن کریم نے تفصیل سے ان عورتوں کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے اللہ کے احکام پر عمل کیا اور اس کے فوائد سے بہرہ ور ہوئیں، ان کے ساتھ ان عورتوں کا بھی ذکر کیا ہے، جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کیفر کردار کو پہونچیں۔ قرآن کریم نے اس دور میں جب عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، مرد وعورت کے مساوی حقوق کا اعلان کیا، ارشاد فرمایا، "جو شخص نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت باایمان ہو تو ہم اسے یقینی طور پر بہتر زندگی عطا کریں گے اور ان کے نیک عمل کا بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔" (النحل: 97) ایک دوسری آیت میں ہے۔ "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں برداری کرنے والی عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب: 35) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اجر وثواب اور جرم وسزا کے معاملہ میں عورت ومرد میں کوئی تفریق نہیں کی ہے، بلکہ مرد وعورت کو مساوی سطح پر رکھا ہے اور صنفی بنیادوں پر ان سے کوئی امتیاز نہیں برتا گیا ہے۔ اسی طرح مرد وعورت دونوں کو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت اور نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا، زنا جیسے قبیح جرم کے ارتکاب پر مرد وعورت کی سزائیں بھی یکساں رکھی گئیں، آپسی تعلق اور ضرورت کی بنیاد پر دونوں کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ھُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرۃ: 187) اور یہاں بھی کوئی تفریق نہیں کی گئی، لڑکیوں کی پیدائش پر جو ناخوش گواری ذہن میں پیدا ہونے کا رجحان کل بھی تھا وہ آج بھی ہے، اس پر سخت نکیر کی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو قتل قرار دیا وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ اور اسے قیامت میں سزا کا موجب قرار دیا۔ (التکویر 8-9) شادیوں میں ان کی اجازت اور رائے کا احترام ضروری قرار پایا، بغیر ان کی مرضی کے باندی تک کے نکاح کا تصور کالعدم سمجھا گیا، (فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ۔ نساء: 25) قرآن کریم میں والدین کے جو حقوق بیان کئے گیے اس میں بھی دونوں کو برابر رکھا گیا، (الاسراء) بلکہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا مرتبہ باپ سے بڑھا ہوا ہے؛ کیونکہ بچوں کے مرحلہ ولادت میں جو تکلیف عورتوں نے اٹھائی ہے، مردوں کے حصے میں اس تکلیف کا کوئی حصہ نہیں آتا؛ اس لیے اس کا مرتبہ اونچا قرار دیا گیا، اور ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا تصور پہلی بار اسلام نے پیش کیا، اسی طرح مردوں کے مقابلے عورتوں کو ان کے صنفی رجحان کی وجہ سے خصوصی اجازت دی گئی، آرائش وزیبائش میں انہیں کھلی چھوٹ دی گئی ان کے سولہ سنگار پر پابندی نہیں لگائی گئی، جبکہ مردوں کے لئے اسے پسندیدہ نہیں سمجھا گیا، سونے کا استعمال عورتوں کے لیے کلیۃً جائز اور مردوں کے لئے یکسر حرام قرار دیا گیا، چاندی کے استعمال میں بھی عورتوں کو آزاد چھوڑا گیا، مردوں پر شرائط کے ساتھ پابندی لگائی گئی، ریشمی کپڑوں کا استعمال مردوں کے لئے ممنوع اور عورتوں کے لیے جائز قرار دیا گیا، اس نقطہ نظر سے دیکھیں تو عورتوں کو مردوں کے مقابل خصوصی رعایت دی گئی۔ مغربی دنیا اور ہمارے تجدد پسند دانشوروں کو جہاں جہاں مرد وعورت میں تفریق نظر آتی ہے، وہ معاملہ حقوق کا نہیں بلکہ طریقہ کار اور تقسیم کار کا ہے، جس طرح ایک دفتر اور کمپنیوں کے کاموں میں تقسیم ہوتی ہے، اسی طرح شریعت نے دونوں کے کاموں کا میدان الگ الگ رکھا، عورتوں کے ذمہ تدبیر منزل یعنی خانگی امور کی انجام دہی کا کام غالب طور پر رکھا۔ ارشاد ربانی ہے۔ وَقَرۡنَ فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَـرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى (الاحزاب: 33) مرد اپنے صنفی اعتبار سے نفقہ کے حصول اور ضروریات زندگی کی فراہمی پر مامور ہے، عورتوں کا کھانا، کپڑا اور ضروریات زندگی مردوں کے ذمہ ہے، مغرب نے یہ کیا کہ عورتیں توالد وتناسل کا کام بھی کریں اور مردوں کے شانہ بشانہ دفتروں میں کام بھی لیا جائے، گھر میں امور خانہ داری بھی دیکھیں، اس طرح مرد نے اپنے بوجھ کو عورتوں کے کاندھے پر ڈال دیا، اور ان پر ظلم کی انتہا کردی، نعرہ آزادی نسواں کا لگایا گیا اور اس نعرہ کے ذریعہ انہیں سڑکوں پر لے آیا گیا، ان کا استحصال کیا گیا، کلبوں اور قحبہ خانوں کی زینت بنادیا گیا، انہیں پردے سے باہر نکالا گیا اور چھوٹی بڑی مصنوعات تک پر انہیں برہنہ اور نیم برہنہ شکل میں ڈال دیا گیا، چونکہ پردہ مغرب اور جدید دانشوروں کے اس کام میں رکاوٹ تھا اس لیے اس پر اعتراضات کیے گیے، عورتوں کا لباس چھوٹا ہوتا گیا اور عریانی کی ساری حدوں کو پار کرگیا۔ قرآن کریم میں مردوں کو چار شادیوں کی اجازت دی گئی، لیکن عدل کی ایسی شرط لگادی گئی کہ کئی شادیوں کا رجحان مردوں میں فروغ نہیں پا سکا۔ فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً (النساء: 3) اگر آپ سروے کریں تو دو فی صد لوگ بھی اس اجازت سے فائدہ نہیں اٹھا پا رہے ہیں؛ کیونکہ چند بیویوں کے درمیان انصاف کرنا آسان کام نہیں ہے، قرآن کریم نے واضح کردیا کہ اگر انصاف نہیں کرسکتے تو ایک ہی پر اکتفا کرو، اس حکم نے لاتعداد بیویوں کے رکھنے پر پابندی لگا کر اسے چار تک محدود کردیا، اور مرد کو اس کا پابند بنایا کہ انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھاؤ، یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک کو بیوی بنا کر رکھو اور بقیہ سے خفیہ شناشائی رکھو، ان سے جنسی لذت اٹھاؤ اور یوز اینڈ تھرو کی طرح ان کے ساتھ معاملہ کرو۔ قرآن کریم نے عورتوں کے لئے مہر کا دینا لازم قرار دیا۔ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً اور نفقہ جس میں تمام ضروریات زندگی شامل ہے مردوں پر لازم کیا۔ یہیں پر یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ قرآن نے یہ نفقہ مرد پر اسی وقت تک رکھا ہے، جب تک زن وشوہر کا رشتہ قائم رہے، کسی وجہ سے رشتہ عمر کی کسی منزل میں بھی ٹوٹا تو شوہر پر نفقہ کی ذمہ داری نہیں رہے گی، عدالتوں میں نفقہ مطلقہ کے حوالے سے جو فیصلے آرہے ہیں وہ قرآن کے مطابق صحیح نہیں ہیں، یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی اجنبیہ کو آپ کہیں کہ اس کا خرچ تم اٹھاؤ، یہ عورت کی غیرت کے بھی خلاف ہے کہ جس مرد نے اسے اس لائق نہیں سمجھا کہ اپنے نکاح میں رکھے وہ اس سے مالی فائدہ اٹھائے، ایسا تو کسبیاں بھی نہیں کرتی ہیں، اس کے علاوہ اگر مطلقہ عورتوں کو گذارہ بھتہ دلایا جائے تو مرد ان کو طلاق دینے کے بجائے لٹکا کر رکھے گا، نہ حقوق ادا کرے گا اور نہ طلاق دے گا، اور یہ قرآن کریم کی نگاہ میں ظلم ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے۔ وَلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا (البقرۃ: 123) قرآن کریم میں طلاق کا حق مرد کو دیا گیا ہے، کورٹ کو نہیں، عورت کو نہیں، عورت کو تو اس لیے نہیں کی ان کی جذباتیت رشتوں کے توڑنے میں عجلت کا سبب بنتی ہے، دوسرے اس رشتہ کے ٹوٹنے سے عورت کو مالی نقصان نہیں ہوتا؛ بلکہ اس کو مہر کے روپے اگر نہیں ملے ہوں تو مل جاتے ہیں، عدت کا خرچہ ملتا ہے، تو وہ بعض اعتبار سے مالی فوائد حاصل کرلیتی ہیں اور یہ سارا مالی بوجھ مرد پر آتا ہے، اس لیے طلاق کا حق مردوں کو دیا گیا، کورٹ کو اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ خاندان کے مسائل ومعاملات کی تفہیم میں کافی وقت لیتی ہے اور اس کے فیصلے کبھی اتنی تاخیر سے ہوتے ہیں کہ عمریں گذر جاتی ہیں، اس لیے مطلقاً طلاق کا حق نہ عورت کو دیا گیا اور نہ عدالت کو، البتہ اگر مرد طلاق نہیں دیتا اور ظلم وجبر کے ساتھ لٹکائے رکھتا ہے تو عورت عدالت میں خلع کا مقدمہ کرسکتی ہے، فسخ نکاح کے لئے قاضی سے استغاثہ کرسکتی ہے اور قاضی ان امور میں فیصلہ کرکے ہورہے ظلم کو ختم کرسکتا ہے، کیونکہ دفع ضرر قاضی کی ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم نے ترکہ میں عورتوں کے لئے مردوں کے مقابلے نصف حصہ رکھا ہے، لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ (النساء: 11) اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں پر کوئی مالی بوجھ خاندان کا نہیں ہے، اس کے سارے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں، اس کے بچوں کے اخراجات بھی شوہر پر ہیں، پھر اس کو شوہر کی طرف سے بھی ترکہ ملتا ہے، اور میکہ میں والدین وغیرہ کے ترکہ سے بھی وہ حصہ پاتی ہے، جبکہ مرد کو صرف اس کے خاندان سے ترکہ ملتا ہے، اور مالی بوجھ اس پر کثیر ہے اس لیے شریعت نے مرد وعورت کے ترکہ میں حصوں میں تفاوت رکھا تاکہ خاندان کا مالی نظام معتدل طور پر قائم رہے اور افراط وتفریط سے بچا رہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت میراث کے علاوہ، ہبہ، وصیت، مہر اور خود کسب معاش سے حاصل مالیات کی ملکیت عورتوں کو دیا ہے اور ان کے مالی حقوق کو تسلیم کیا ہے، تجارت کاشتکاری، باغبانی صنعت وحرفت چند شرائط کے ساتھ ملازمت، مکان اور دوسری اشیاء کے ذریعہ کرایہ کی حصولیابی اور سرمایہ کے تمام حقوق تسلیم کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا‌ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبۡنَ‌ وَسۡـئَلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ (سورۃ النساء: 32) اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ قرآن کریم میں عورتوں کا جو مقام ہے وہ بیش تر معاملات میں مردوں کے مساوی ہے، جہاں تفاوت نظر آتا ہے وہ کہیں تو صنفی تقاضوں کی وجہ سے ہے اور کہیں ذمہ داریوں کی وجہ سے، اللہ نے صلاحیتوں کی بنیاد پر ذمہ داریاں تقسیم کی ہیں اور ذمہ داریوں کے نتیجہ میں حقوق متعین کئے ہیں اس حقیقت سے دیکھا جائے تو پورے قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور اس معاملہ میں دنیا کا کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

ہمارے زندگی میں والد کی اہمیت

ازقلم:- ابوالکلام انصاری (بانسبیڑیا)
اسسٹنٹ ٹیچر، فیض احمد فیض اردو ہائی اسکول
مغربی بنگال، ہندوستان

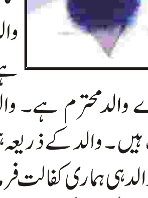

والد کے لغوی معنی 'باپ' کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو ذریعہ بنا کر ہمیں اس دنیا میں آنے کا شرف عطا فرماتا ہے۔ ہمارے والدین ہماری پیدائش کا ذریعہ ہے۔ ان ہی میں سے ایک عظیم ہستی ہمارے والد محترم ہے۔ والد کی ہمارے زندگی میں بہت اہمیت ہیں۔ والد کے ذریعہ ہی ہمیں ولادت کا شرف حاصل ہوا۔ والد ہی ہماری کفالت فرماتے ہیں اور ہماری زندگی کے ہر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنا ہر چیز قربان کر ڈالتے ہیں۔ والد ہمیں قدرتی ماحول اور سماج میں مطابقت کا ہنر سکھاتے ہیں۔ والد ہمارے لئے بہترین تعلیم وتربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہیں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جارج ہربرٹ نے کہا ہے کہ "ایک باپ سو اسکول اساتذہ سے بڑھ کر ہے"۔ والد ہماری ہر طرح سے رہنمائی فرماتا ہے اور ہماری کامیابی کی راہوں کو آسان سے آسان تر بناتے ہوئے ممکن بنا ڈالتا ہے۔ والد واحد شخص ہوتا ہے جو چاہتا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کامیاب ہو۔ والد ہمارے لئے چھت کے مانند ہوتا ہے جو ہماری ہر اعتبار سے حفاظت فرماتا ہے۔ والد ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جب ہمارے والد کی ہمارے اوپر اتنے بے شمار احسانات ہیں تو ہمارے اوپر بھی ان کے تئیں بہت ساری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہے۔ والد کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی اطاعت، فرمابرداری، خدمت اور تعظیم کرکے ان کی رضا حاصل کی جائے تو اللہ پاک کی طرف سے ہمیں دین ودنیا کی کامیابیاں، سعادتیں اور جنت جیسی نعمتیں مل سکتی ہیں۔ اگر ہم اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو والد کو راضی کرنا ہوگا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرما ہے کہ" اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔" (ترمذی) پیارے نبی ﷺ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ" باپ جنّت کا دروازہ ہے، اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ چاہے (والد کی نافرمانی کرکے) اس (دروازے) کو ضائع کردو یا (والد کی خدمت کرکے) اسے اپنے لئے محفوظ کرلو۔" (ترمذی) والد کی خدمت کرکے اللہ سے اپنے لئے دعا قبول کرانی چاہئے۔ جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ" تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے لئے دعا۔" (ابن ماجہ) والد کے اوپر اپنے مال میں سے مال خرچ کرنا چاہئے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ" تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔" والد کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کے سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے کہ" اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو۔ اور ان کو نہ جھڑکو بلکہ ان سے نرمی سے بات کرو اور اپنے بازوؤں کو نرمی اور عاجزی سے ان کے سامنے پھیلاؤ۔" والد کے لئے دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کے سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے کہ" والدین کے لئے دعا رحمت کرو۔ اے میرے پروردگار! تو ان پر اس طرح رحم فرما جس طرح ان لوگوں نے بچپن میں مجھ پر رحمت اور شفقت کی۔" والد کی خدمت بھی کرتے رہنا چاہئے۔ ایک مرتبہ حضرت جبرئیلؑ نے نبیؐ کے سامنے بددعا فرمائی کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور ان کی خدمت کرکے جنّت نہ حاصل کرسکے تو آپؐ نے جواب میں فرمایا آمین۔ آخر میں والد کی شان میں ایک شعر پیش کرکے اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

مجھ کو چھاؤں میں رکھا اور خود بھی وہ جلتا رہا
میں نے دیکھا اک فرشتہ باپ کی پرچھائیں میں

بھیونڈی نے دوسرا مقام حاصل کیا

بھیونڈی (شارف انصاری):- پب جی طرز کا سوئیم سدھی کالج بھیونڈی میں (BGMI) گیم کا آل انڈیا مقابلہ ہوا جس میں اول انعام کی حقدار Violation Esport گجرات کی ٹیم قرار پائی۔

شعبہ تعلیم نسواں، مانو کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس سے پروفیسر آنندیتا مجمدار اور ڈاکٹر عائشہ علوی کا خطاب

حیدرآباد 16 جنوری (پریس نوٹ) معاون تولیدی ٹیکنالوجی کا بے جا استعمال سماج کے لئے نقصاندہ ثابت ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آئی آئی ٹی حیدرآباد کی پروفیسر ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے کیا۔ وہ آج شعبہ تعلیم نسواں مانو اور سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب کو مخاطب کررہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی وی ایف کی شروعات لاولد جوڑوں کو اولاد کی خوشی دینے کے مقصد کے لیے شروع ہوئی تھی تاہم یہ طریقہ کار اب دنیا بھر میں ایک بڑی تجارت بن چکی ہے۔ ان کے مطابق تولیدی نظام حیاتیاتی نظام سے بدل کر ٹیکنالوجی سسٹم میں تبدیل ہوگیا ہے جس میں لوگ اپنی مرضی کے مطابق بچوں کی پیدائش کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ ڈاکٹر آنندیتا مجمدار نے مزید کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب بچے کے جنم کے لئے نطفے اور بیضے کی ضرورت ہی نہیں رہی بلکہ انسان کے ایک خلیے سے جنین تیار کیا جارہا ہے۔ جبکہ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے اسلامک پرسپیکٹیو ان بائیواتھک کی گروپ ہیڈ، ڈاکٹر عائشہ علوی نے اپنے کلیدی خطاب میں معاون تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال سے سماج کو درپیش مسائل کو انتہائی سنجیدہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروگیسی کی مدد سے جنم لینے والے بچوں کے لئے ماں کی تلاش ایک مسئلہ ہے جبکہ جنم دینے والی ماؤں کو اپنے ہی بچوں کو دیکھنے بھی نہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکیالوجی موجودہ مارکٹ میں تجارت کا اہم ذریعہ بن گئی ہے۔ مذہبی اصولوں پر عمل آوری سے معاون تولیدی ٹکیالوجی کے بے جا استعمال کو کسی روکنا ممکن ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت اسکول برائے سماجی علوم وفنون کی ڈین، پروفیسر شاہدہ نے کی۔ اپنے صدارتی خطبے میں انہوں نے کہا کہ معاون تولیدی ٹکنالوجی سے سماج کو درپیش ہیں۔ ان کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی خواتین کی صحت پر بھی مضر اثرات ڈال رہی ہے۔ پروفیسر شاہدہ کے مطابق معاون تولیدی ٹکنالوجی کے بڑھتے استعمال کے لیے ہمارے سماج کا پدرانہ نظام ذمہ دار ہے۔ جس میں بانجھ پن کے لیے سماج صرف عورت کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ کانفرنس کی کنوینر پروفیسر آمنہ تحسین نے استقبالیہ خطاب پیش کیا اور کہا کہ شعبہ تعلیم نسواں، اس حساس اور پیچیدہ سماجی مسئلہ پر دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کرتے ہوئے اس مسئلہ پر عوامی شعور کو بیدار کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ سنٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ (نئی دہلی) کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد رضوان نے بھی افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ اور معاون تولیدی ٹکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کی منظر کشی کی۔ شعبہ تعلیم نسواں کی صدر ڈاکٹر شبانہ کیسر نے بطور کنوینر اس پروگرام کی کارروائی انجام دی۔ واضح رہے کہ اس دوروزہ کانفرنس میں "خواتین اور مادریت پر معاون تولیدی ٹکنالوجیز کے اثرات کی تلاش" عنوان سے ملک اور بیرون ملک کے اسکالر اپنے تحقیقی مقالے پیش کریں گے۔

روزنامہ 3
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 Jan. 2025

سپریم کورٹ کا فریقین کو 13/فروری سے حتمی بحث شروع کیئے جانے کا حکم

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے بحث کرنے کے لیئے سینئر وکلاء کی خدمت حاصل کی

نئی دہلی 16/ جنوری: گودھرا ٹرین سانحہ مقدمہ میں ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے مسلم ملزمین کی جانب سے داخل اپیل اور ریاستی حکومت کی مسلم ملزمین کو پھانسی کی سزا دیئے جانے والی اپیلوں پر آج سپریم کورٹ آف انڈیا میں اہم سماعت عمل میں آئی جس کے دوران عدالت نے فریقین کو 13/فروری کو حتمی سماعت شروع کیئے جانے کا حکم دیا۔ آج عدالت نے سخت لہجے میں ریاستی حکومت کو بھی ہدایت جاری کی کہ وہ نچلی عدالت کے ریکارڈ معہ تراجم ملزمین کے وکلاء کو ایک ہفتہ کے اندر پی ڈی ایف فائل کی شکل میں فراہم کرے۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس جے کے مہیشوری اور جسٹس اروند کمار کو آج جیسے ہی مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی سینئر وکلاء سنجے ہیگڑے و سلمان خورشید اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ارشاد احمد، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ابھیمنیو شریسٹھا اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ قرۃ العین نے بتایا کہ اس مقدمہ کی سماعت تین رکنی بینچ کے روبرو ہونا چاہئے کیونکہ گجرات حکومت نے ملزمین کی عمر قید کی سزا کو پھانسی کی سزا میں تبدیل کرنے کی اپیل بھی داخل کی ہے نیز ملزمین نے گجرات ہائی کورٹ میں سزا میں تخفیف کیئے جانے کی عرضداشت بھی داخل کر رکھی ہے جس گجرات ہائی کورٹ نے حکومت سے جواب طلب کیا ہے لہذا گجرات ہائی کورٹ کو ملزمین کی عرضداشت پر فیصلہ صادر کرنے دینا چاہئے جس پر بینچ نے کہا کہ ابھی انہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ گجرات حکومت کی پھانسی کی سزا کی مانگ کرنے والی اپیل پر سماعت کریں گے یا نہیں۔ فی الحال وہ ملزمین کی جانب سے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف داخل اپیل پر سماعت کریں گے۔ دفاعی وکلاء کی درخواست پر دو رکنی بینچ نے گجرات حکومت کی نمائندگی کرنے والے وکیل سالیسٹر جنرل آف انڈیا تشار مہتا اور سواتی گھلدیال کو حکم دیا کہ دفاعی وکلاء کو ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ ایک ہفتہ کے اندر مہیا کرائیں۔ دو رکنی بینچ نے دفاعی وکلاء کو حکم دیا کہ وہ 13/فروری کو بحث کرنے کے لیئے تیار رہیں، عدالت کسی بھی فریق کو بحث کرنے کے لیئے مزید مہلت نہیں دے گی۔ عدالت نے مزید کہا کہ گذشتہ ایک سال سے عدالت مقدمہ کی سماعت شروع کرنے کے لیئے فریقین کو ہدایت دے رہی ہے لیکن ابتک سماعت شروع نہیں ہوسکی لہذا اب عدالت مزید وقت نہیں دے گی۔ سپریم کورٹ آف انڈیا 27/فروری 2002 کو ایودھیا سے بذریعہ سابرمتی ٹرین لوٹ رہے 59/ کار سیوکوں کو مبینہ زندہ جلانے کے الزامات کے تحت ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے ملزمین کی اپیلوں پر حتمی سماعت کر رہی تھی۔ ملزمین کے دفاع میں سینئر وکلاء ایس ناگا متھو، آر بسنت، سنجے ہیگڑے اور سلمان خورشید بحث کریں گے۔ سنجے ہیگڑے کو ملزم عبدالرحمن نے ذاتی طور پر نامزد کیا ہے جبکہ بقیہ تمام ملزمین کے مقدمات کی پیروی جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے کی جارہی ہے۔ آج دوران سماعت ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ مجاہد احمد و دیگر بھی موجود تھے۔ واضح رہے کہ ملزمین کو قانونی امداد فراہم کرنے والی تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کے توسط سے گجرات ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزاء پانے والے 31/ ملزمین نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں اپیل داخل کی تھی۔ ملزمین کی جانب سے اپیلیں 2018 میں داخل کی گئی تھی، اپیلوں پر سماعت نہیں ہونے کی وجہ سے چند ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں بھی داخل کی گئی تھیں جنہیں عدالت نے منظور کرلیا تھا جبکہ بقیہ ملزمین کی ضمانت عرضداشتیں مسترد کرتے ہوئے معاملے کی حتمی سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ عدالت نے آج واضح کیا کہ ٹرین سانحہ کے بعد ہونے والے فسادات میں گرفتار ملزمین (ہندو ملزمین) کی اپیلوں پر مسلم ملزمین کی اپیلوں پر سماعت مکمل ہونے کے بعد عدالت کریگی۔ گذشتہ سماعت پر عدالت نے گودھرا ٹرین سانحہ اور پھر اس کے بعد برپا ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات میں گرفتار ملزمین کے مقدمات کی ایک ساتھ سماعت کیئے جانے کا حکم جاری کیا تھا۔ گودھرا مقدمہ اپنی نوعیت کا ایک بہت بڑا مقدمہ ہے جس میں تحقیقاتی دستوں نے قتل، اقدام قتل اور مجرمانہ سازش کے الزامات کے تحت 94/ مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا جہاں نچلی عدالت نے ثبوتوں کی عدم موجودگی کے سبب 63/ ملزمین کو باعزت بری کردیا تھا وہیں 20/ملزمین کو عمر قید اور 11/ دیگر ملزمین کو پھانسی کی سزاء سنائی گئی تھی۔ 9/ اکتوبر 2017/کو گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اننت ایس دوے اور جسٹس جی آر وادھوانی نے اپنے 987/صفحات پر مشتمل فیصلہ میں ایک جانب جہاں نچلی عدالت سے ملی عمر قید کی سزاؤں کو برقرار رکھا تھا وہیں پھانسی کی سزاؤں کو عمر قید میں تبدیل کرکے ملزمین کو کچھ راحت دی تھیں۔ ملزمین بلال احمد عبدالمجید، عبدالرزاق، رمضانی بنیامین بہیرا، حسن احمد چرخہ، جابر بنیامین بہیرا، عرفان عبدالمجید گھانچی، عرفان محمد حنیف عبدالغنی، محبو احمد یوسف حسن، محمود خالد چاندا، سراج محمد عبدالرحمن، عبدالستار ابراہیم، عبدالراؤف عبدالماجد، یونس عبدالحق، ابراہیم عبدالرزاق، فارق حاجی عبدالستار، شوکت عبداللہ مولوی، محمد حنیف عبداللہ مولوی، شوکت یوسف اسماعیل، انور محمد، صدیق ماٹونگا عبداللہ بدام شیخ محبوب یعقوب، بلال عبداللہ اسماعیل، شعب یوسف احمد، صدیق محمد مورا، سلیمان احمد حسین، قاسم عبدالستار کی جانب سے داخل اپیلوں پر سپریم کورٹ سماعت کر رہی ہے۔

ہندی شاعر راجیش پیوال کی کتاب

''بھارت ماں کی گود میں'' کی رسم اجراء

حیدرآباد: 16 رجنوری (راست) ہندی رائٹرس اسوسی ایشن کے زیر اہتمام شاعر وادیب راجیش پیوال کے شعری مجموعہ'' بھارت ماں کی گود میں'' کی رسم اجراء تقریب نامپلی میں واقع ہندی پرچار سبھا کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ امرت کمار جین، راجیش سنگھ ورما، سعداللہ خان سبیل، شروتی کانت بھارتی اور انجنی کمار گوئل نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ ڈاکٹر پرملتا سریواستو نے صدارت کی۔ کتاب کی رسم اجراء دہلی کے شاعر شیل بھداوری نے کی۔ گووندا کشے نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کہا کہ راجیش پیوال 28 اگست 1968 کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک سابق فوجی ہیں اور انہوں نے حب الوطنی پر مبنی کئی گیت لکھے ہیں۔ شاعر راجیش پیوال نے سال 1999 میں کارگل جنگ میں حصہ لیا تھا۔ اس جنگ میں حصہ لینے پر انہیں حکومت ہند سے تمغہ بھی ملا۔ مصنف راجیش پیوال نے اس موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ میں فوج سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ میں نے یہ کتاب ان شہداء پر لکھی ہے جنہوں نے آزادی کے لیے مسکراتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ محب وطنوں کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہی لگتا ہے۔ یہ کتاب محب وطن لوگوں کے لیے وقف ہے۔ بعدازاں گیت چاندنی کے صدر چمپالال بید کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا۔ اس موقع پر ہندی اور اردو کے شعراء نے ملک کے حالات، قومی اتحاد، عالمی امن، دہشت گردی، ماحولیات اور زندگی کے مختلف موضوعات پر مبنی گیت، غزلیں اور مزاحیہ وطنزیہ نظمیں پیش کیں۔ شعراء میں سنیل مشرا، رتنا کلا مشرا، سدانند لال گوگیکر، انیل کمار گپتا، دیپک چندا لیہ والمیکی، راجیش پیوال، چمپالال بید، ڈاکٹر پرملتا سریواستو، گووند اکشے، پونم جودھپوری، ریکھا دیوی ورما، شوبھا دیش پانڈے، ریکھا دیوی ورما، پربھا چند رسنگھ چندر، شیو کمار تیواری کوہری، سعداللہ خان سبیل، اومیش چندر سریواستو، خلش حیدرآبادی، انجنی کمار گوئیل، ڈاکٹر خواجہ فریدالدین صادق، آرتی کماری، راجکمار یادو، تشکیل رزاقی اور اروند کمار جیسوال شامل ہیں۔ شاعرہ رتنا کلا مشرا کے شکریہ پر محفل کا اختتام عمل میں آیا۔

مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کی علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی: نعمان خان

جونپور یوپی: 16 رجنوری (اجود قاسمی) عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظر عام مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کا بدھ کی دیر شام رائے بریلی ضلع میں ایک سڑک حادثہ میں زخمی ہونے کیوجہ سے انتقال ہوگیا جس کی وجہ سے عالم اسلام کو شدید صدمہ پہنچا ہے، اس موقعہ پر جونپور میں ندوۃ العلماء کے سابق مہتمم مولانا ابوالعرفان خان ندوی کے صاحبزادے ڈاکٹر نعمان خان نے کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی ایک نمایاں اسلامی اسکالر، محقق، اور مصنف تھے جنہوں نے اسلامی علوم اور ادب کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں مولانا جعفر مسعود سے ہماری ذاتی و گھریلو مراسم تھے، وہ دوران تعلیم ہمارے والد سے علمی استفادہ کی غرض سے ہمارے گھر بھی تشریف لایا کرتے تھے، مولانا ندوی کی شخصیت ایک مربی کی تھی، اور ان کی تقریریں اور تحریریں مسلمانوں کے اخلاقی و روحانی تربیت پر گہرا اثر ڈالتی تھیں، مولانا ندوی نے مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی پر زور دیا۔ وہ امت کے مختلف فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے اور اختلافات کو کم کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے مولانا ندوی کی علمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کا کام آئندہ نسلوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ اس حادثہ نے مجھے سخت صدمہ اور ایک نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور میں نے آج اپنا ایک مشفق دوست اور ساتھی کھودیا ہے اللہ سے دعا ہیکہ وہ مولانا کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر دے۔ وہیں اس موضوع پر قبا انٹرنیشنل اسکول کے مینیجر مولانا ابرار ندوی نے کہا کہ مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی نے سیرتِ طیبہ پر گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی تحریروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کا جامع اور عمیق جائزہ پیش کیا گیا ہے، انہوں نے اسلامی تاریخ پر کئی پہلوؤں سے کام کیا، جس میں خلافتِ راشدہ، عباسی اور اموی دور کے سیاسی و سماجی حالات کا تجزیہ شامل ہے۔ ان کی تحقیق کا انداز مستند حوالہ جات اور معروضی انداز میں ہوتا تھا، جو ان کی علمی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور ان کے حل پر روشنی ڈالتے تھے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کی دینی تربیت اور اخلاقی استحکام پر ان کی خصوصی توجہ تھی۔ مولانا کے انتقال سے ندوہ اور ابناء ندوہ کو ایک نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ وہیں مولانا کی وفات کی خبر عام ہونے کے بعد جونپور میں ابناء ندوہ کی تنظیم دارالقرآن کے مکاتب و مدارس میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، ابوالعرفان پبلک لائبریری صبرحد میں تنظیم کے سکریٹری مفتی امتیاز ندوی قاسمی نے تعزیتی نشست کے دوران کہا کہ مولانا ندوی نے ایک نسل تیار کی جو ان کے علمی ورثے کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ان کے شاگرد دنیا بھر میں مختلف علمی و تحقیقی میدانوں میں مصروف عمل ہیں، وہ اپنے شاگردوں کی فکری اور اخلاقی تربیت کو اپنی اولین ترجیح سمجھتے تھے، مولانا ندوی نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں کئی اہم پالیسی سے متعلق بڑے فیصلے کیے، جن سے ادارے کو علمی اور تنظیمی سطح پر استحکام ملا، وہ ندوہ کے نصاب میں جدید تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں کے حامی تھے، تاکہ علماء کی تربیت عصر حاضر کے چیلنجز کا سامنا کر سکے، ابھی کچھ روز پہلے ہی مولانا سے ایک پروگرام کے دوران ملاقات ہوئی تھی، اور مولانا کو جونپور آنے کی دعوت دی گئی تھی لیکن اللہ کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا، مولانا کی وفات سے تحریک ندوہ کو نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے، مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کی علمی، اصلاحی، اور تحقیقی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا ان کی زندگی اور کام امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہے، اور ان کے کاموں کا مطالعہ ہمیں اپنے موجودہ چیلنجز کا سامنا کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

جمعیۃ علماء وڈالا وسیوڑی کی آفس کا

اکابرینِ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی دعاؤں کے ساتھ باضابطہ افتتاح

ممبئی 16 رجنوری متعینہ پروگرام کے تحت آج تقریباً 11 بجے ایک چھوٹا سا قافلہ جو مرتبتاً عظیم ترین تھا سایہ فگن ہوا۔ ارباب جمعیۃ علماء وڈالا وسیوڑی نے پرتپاک خیر مقدم کیا مہمانان مکرمین چائے ناشتے سے فارغ ہوئے معاً بعد امام ربانی حافظ عبدالقادر نے آب زمزم پیش کیا مہمانان گرامی قدر اس سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ جدید دفتر جمعیۃ علماء وڈالا کے افتتاح کے لیے چند نفوس قدسیہ پر مشتمل یہ قافلہ آفس کی طرف رواں دواں ہوا جہاں پہلے ہی سے عندلیبان جمعیت پلکیں بچھائے منتظر تھے۔ بالآخر میر کارواں حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب قاسمی، جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر حضرت مولانا اشتیاق صاحب قاسمی خازن جمعیۃ علما مہاراشٹر اور مفتی حفیظ اللہ حفیظ قاسمی ناظمِ تنظیم جمعیۃ علما مہاراشٹر نے اپنی آمد باسعادت سے آفس نو کو زینت بخشی۔ مولانا جنید صاحب نے قرأت طویلہ سے پروگرام کا آغاز کیا۔ قاری شاہد پرواز نے پرکشش آواز میں نعت نبی گنگنایا۔ خازن جمعیۃ علماء وڈالا مفتی سلیم قاسمی نے چند عزائم میں سے ایک عزم کی تکمیل پر رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت والا کی آمد کو باعث برکت قرار دیا اور حضرت صدر باوقار سے چند ناصحانہ کلمات پیش خدمت کرنے کی عاجزانہ مخلصانہ اور مؤدبانہ درخواست کی صدر عالی مقام نے نہایت ہی پرمغز خطاب کیا دوران خطاب انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اکابر کی برپا کی ہوئی اس تنظیم اور تحریک کے ساتھ جڑتا ہے وہ قران کی اس آیت یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کا مصداق ٹھہرتا ہے، کیونکہ یہی وہ طائف منصورہ ہے جس نے 1857 کے بعد سے لے کر جس میدان کے اندر جیسی ضرورت محسوس ہوئی ویسے افراد تیار کر کے امت کو دیئے۔ اکابر علمائے دیوبند کا تیار کردہ یہی وہ شجر طیب ہے جس نے جنگ آزادی میں انگریزوں کے دانت کھٹے کیے وہیں دوسری طرف مکاتب اور مدارس کا ایسا جال بچھایا کہ جس سے سیکڑوں امت کے افراد کا ایمان محفوظ اور ہزاروں بچیوں نے ارتداد سے اپنے آپ کو بچایا، یہی وجہ ہے کہ آج جب امت نہایت ہی کشمکش کے دور سے گزر رہی ہے فرقہ پرستی کا عفریت سر چڑھ کر بول رہا ہے ایسے دور میں جمعیت کی ذمہ داری دوبالا ہوجاتی ہے لہذا موجودہ دور کے اندر جمعیت علماء نے چار کام کو اہمیت دینے اور ان پر اپنے پوری محنت صرف کرنے کی طرف توجہ مبذول کی ہے اول یہ کہ حدیث رسول فکوا العانی پر عمل پیرا ہو کر جھوٹے مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگوں کو جیل کی سلاخوں سے باہر لانا ہے۔ ثانیاً مکاتب کا جال پورے ملک کے اندر بچھانا ہے صدر محترم نے تقریباً 41 ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں ماضی قریب میں قیام مکاتب کیا جائے گا۔ ثالثاً اسلامی شہزادیوں کو مخلوط تعلیم سے بچانے کے لیے ایسے اسکولوں اور کالجوں کی تعمیر کرنا ہے جس میں بچیوں کے لیے الگ اور بچوں کے لیے الگ منظم انتظامات ہوں اور اس کے لیے انہوں نے ایک جگہ کی نشاندہی کی ہے جہاں تقریباً چھ ایکڑ زمین پر جمعیت کا ایک عالی شان اسکول کچھ ہی دنوں میں تعمیر ہوا چاہ رہا ہے۔ رابعاً اصلاح معاشرہ۔ افراد امت مسلمہ کو جمیع خرافات اور بدعات سے محفوظ رکھنے کی تگ ودو کرنا ہے اور اس سلسلے میں کمیٹیاں تشکیل دے کر ہر محلے کے اندر اس تحریک کو تقویت پہنچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا ہے۔ آخر میں مفتی یوسف صاحب جنرل سکریٹری جمعیت علماء مہاراشٹر کی رقت آمیز دعا پر محفل مبارکہ کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر جمیع اراکین جمعیت علماء وڈالا وسیوڑی موجود رہے بطور خاص حضرت صدر محترم مولانا رشید اللہ صاحب جنرل سکریٹری مولانا معراج صاحب خازن مفتی محمد سلیم صاحب، شیخ الحدیث مفتی اسحاق صاحب، مفتی عبدالرحمن صاحب مولانا جنید صاحب، مولانا سبحان اللہ صاحب مولانا شاہد صاحب اور راقم الحروف وغیرہ۔

ڈاکٹر سید انور خورشید کو پریواسی بھارتیہ سمان 2025 ایوارڈ ملنے پر

تہنیتی جلسہ خدمات کو خراج تحسین ڈاکٹر شفیق اور فرحان احمد ہاشمی کا خطاب

بین الاقوامی ہندوستانی تنظیم برائے پروفیشنلز کے زیر اہتمام تقریب۔

ریاض: 16 رجنوری (سعودی عرب) 16- جنوری (ای میل) انٹرنیشنل انڈین پروفیشنلز ایسوسی ایشن (IIPA) نے 13 جنوری 2025 کو ریاض، سعودی عرب کے ریڈیسن بلو میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا ڈاکٹر سید انور خورشید کی عزت افزائی کی گئی۔ یہ تقریب ان کی 11 جنوری کو بھارت سے واپسی کے بعد منعقد کی گئی، جہاں انہیں پریواسی بھارتیہ سمان 2025 ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ بھارت کے صدر کی جانب سے بیرون ملک مقیم بھارتیوں کو دی جانے والی سب سے بڑی عزت ہے، جو ڈاکٹر خورشید کی صحت عامہ اور تعلیم میں شاندار خدمات کا اعتراف ہے۔ تقریب میں ڈاکٹر خورشید کی کامیابیوں کو سراہا گیا۔ IIPA کے صدر ڈاکٹر شفیق نے ان کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ڈاکٹر خورشید ذہانت، عزم اور بے لوث خدمت کا نمونہ ہیں۔ ان کی شاندار کامیابیاں مقصد کے ساتھ کیے گئے عمل اور اپنی جڑوں سے گہرے تعلق کی عکاس ہیں اپنے خطاب میں ڈاکٹر خورشید نے بھارتی برادری کے لیے قیمتی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ مخلص و بے لوث رہنا چاہیے۔ ہمیں تمام طبقات اور برادریوں تک پہنچ کر مخلصانہ کوششوں سے کمیونٹی کی تعمیر کرنی چاہیے۔ باہمی احترام اور ہم آہنگی کے ساتھ ایک واضح روڈ میاپ ترتیب دے کر اور عمل کے ذریعے مثال پیش کر کے ہم آنے والی نسلوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔'' ڈاکٹر شفیق نے پریواسی بھارتیہ سمان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: یہ ایوارڈ ان بھارتیوں کے لیے بھارت کے لئے اعزاز کی علامت ہے جو اس کی اقدار کو برقرار رکھتے ہیں، عالمی سطح پر اس کی قابلیت کو اجاگر کرتے ہیں، اور بھارت اور بین الاقوامی برادری کے درمیان تعلقات مضبوط کرتے ہیں۔'' واضح رہے کہ 45 سال سے زیادہ عوامی صحت کی خدمات کے ساتھ، ڈاکٹر خورشید نے خاص طور پر حج کے دوران اہم طبی رہنمائی اور سعودی عرب میں بھارتی برادری کے لیے تعلیمی اداروں کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی غیر متزلزل وابستگی دنیا بھر میں بھارتی برادری کے لیے تحریک کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ یہ تقریب انجینئر فرحان احمد ہاشمی کی جانب سے منعقد کی گئی فرحان ہاشمی نے ڈاکٹر سید انور خورشید کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر انور خورشید نے عوامی خدمات کا شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے ان کی خدمات سب ہی کے لئے مشعل راہ ہیں میر مجاہد نے شکریہ کا کلمہ پیش کیا۔ بھارتی برادری کے نمایاں معززین، بشمول مسٹر شاہد محی الدین، مسٹر محمد سمیع الدین، اور مسٹر صادق نے تقریب میں شرکت کی، جس سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہوا۔ اس شام میں بھارتی برادری کی اجتماعی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا گیا، جنہوں نے بھارت کی ثقافت، اقدار اور ورثے کو محفوظ رکھتے ہوئے بیرون ملک کامیابی حاصل کی۔ ڈاکٹر شفیق نے ہندوستانی برادری کے تمام اراکین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دی اور ان کی کوششوں کو بھارت کی عالمی شبیہہ کو بہتر بنانے میں اہم قرار دیا۔ یہ پروگرام بھارتی پیشہ ور افراد کے میزبان ممالک اور اپنے وطن کے لیے ایک روشن مستقبل کی تشکیل میں ان کے تبدیلی لانے والے کردار کی توثیق کرتا ہے، اور ہندوستانی برادری کے عالمی اثر ورسوخ کو مضبوطی سے ظاہر کرتا ہے۔

شمیم خان کی کاوشوں سے ممبرا کی خواتین کو ملی راحت

ضرورت مند خواتین کے لیے معاشی امداد کی راہ ہموار

تھانے: 16 رجنوری (آفتاب شیخ) مہاراشٹر حکومت کی 2024-25 کی اقتصادی امدادا اسکیم نے بیوا، بزرگ، طلاق یافتہ اور مستحق بچوں کے لیے پورے ریاست میں ایک نئی امید پیدا کی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ممبرا کی ہزاروں ضرورت مند خواتین نے درخواستیں دینا شروع کر دی ہیں، لیکن آمدنی سرٹیفکیٹ کی شرط کی وجہ سے کئی خواتین اس سہولت سے محروم ہو رہی تھیں۔ اس مسئلے کو دیکھتے ہوئے مقامی ایم ایل اے اور سابق وزیر ڈاکٹر جیتندر راوہاد کی رہنمائی میں راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کے کلوا-ممبرا اسمبلی حلقے کے صدر شمیم احمد خان نے تھانے میونسپل کارپوریشن کے سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کو خط لکھا۔ انہوں نے تجویز دی کہ آمدنی سرٹیفکیٹ کی بجائے خواتین کو راشن کارڈ کی بنیاد پر درخواست دینے کی اجازت دی جائے، کیونکہ اسکیم کا مقصد کمزور اور ضرورت مند خواتین کی مدد کرنا ہے، اور یہ شرط ان کے لیے مشکلات پیدا کر رہی تھی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق شمیم احمد خان کی کوششوں کے بعد سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ نے اسکیم میں تبدیلی کرتے ہوئے آمدنی سرٹیفکیٹ کی شرط کو ختم کر دیا ہے۔ اب صرف پیلا یا نارنگی راشن کارڈ، جس پر سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے سے کم درج ہو، درخواست کے لیے کافی ہوگا۔ اس فیصلے سے بڑی تعداد میں مستحق خواتین کو فائدہ ہوا ہے، جو اب باآسانی اسکیم کے تحت معاشی مدد حاصل کرسکتی ہیں۔ شمیم خان نے اس مثبت اقدام پر تھانے میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور سوشل ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ اپنے راشن کارڈ اور ضروری دستاویزات کے ساتھ جلد از جلد درخواست دیں۔ اس تبدیلی نے ممبرا کی ضرورت مند خواتین کے لیے امید کی کرن پیدا کی ہے اور مقامی شہریوں نے اس قدم کو خوب سراہا ہے۔ یہ اسکیم خواتین کو بااختیار بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت ثابت ہوگی۔

اردو ہائی اسکول بالا پور میں آنند میلہ کا انعقاد

اکولہ: 16 رجنوری (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے بالا پور شہر میں واقع اردو ہائی اسکول پیٹھ میں حال ہی میں آنند میلہ مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح انجمن انوار الاسلام ٹرسٹ کے صدر سید عین الدین خطیب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر شیخ مختار سر پرنسپل انجمن انوار الاسلام و جونیئر کالج، اقبال احمد خان سر، ظہیر احمد انصاری سر صدر مدرس انجمن پرائمری اسکول، نوید احمد سر صدر مدرس اردو ہائی اسکول پیٹھ شریک تھے۔ پروگرام کی نظامت امین اللہ خان سر نے اور شارق خان سر نے اظہار تشکر پیش کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے شائستہ باجی، شیخ لقمان سر، زین الحق سر، اعجاز بابو، فیروز خان سر، غلام صابر اور جملہ اسٹاف نے انتھک محنت کی۔

قرآن ایک زندہ معجزہ، سائنسی انکشافات کی روشنی میں

الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جامع مسجد خواجہ گلشن میں اہم علمی محفل

حیدرآباد 16/ جنوری الانصار فاؤنڈیشن حیدرآباد کے زیر اہتمام "قرآن ایک زندہ معجزہ سائنسی انکشافات کی روشنی میں" کے زیر عنوان آج بروز جمعہ 17/ جنوری کو بعد نماز عشاء جامع مسجد خواجہ گلشن، مہدی پٹنم میں بجسن صدارت حضرت علامہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی مدظلہ صدر شعبۂ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک عظیم الشان علمی محفل کا انعقاد عمل میں آئے گا نور القراء حافظ وقاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت قرآن پاک اور جناب سید فاضل نقشبندی کی نعت پاک سے محفل کا آغاز ہوگا حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن تعارفی تقریر کریں گے "The Clear Sings of The Quran کے مصنف جناب محمد حمید صدیقی پریسیڈنٹ پریسائنس انرجی ٹرانسفارمیشن کنسلٹنگ inc یو یس اے کا کلیدی خطاب ہو گا ترجمان قادریت حضرت علامہ حافظ ڈاکٹر سید رضوان پاشا قادری مدظلہ صدر نشین دی قرآن اکیڈمی اظہار خیال فرمائیں گے مؤرخ جامعہ نظامیہ حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد فصیح الدین نظامی مدظلہ سابق مہتمم کتب خانۂ جامعہ نظامیہ، حضرت مولانا ابوعمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی مدظلہ صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، مفسر قرآن حضرت مولانا ڈاکٹر سید وحید اللہ ملتانی قادری مدظلہ پروفیسر ہنری مارٹن انسٹیٹیوٹ، مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نقشبندی مدظلہ امام جامع مسجد محبوبیہ اور سیاح عالم ڈاکٹر محمد عظیم الدین بخش مدظلہ بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائیں گے عہدہ داران فاؤنڈیشن نے باذوق احباب سے شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

حضرت معین میاں کے ہاتھوں محمد عارف بامنے کا استقبال

35 زندگیاں بچانے والے مسیحا کی انسانی خدمات کا اعتراف

تھانے: 16 رجنوری (آفتاب شیخ) گیٹ وے آف انڈیا کے قریب پیش آئے کشتی حادثے میں محمد عارف بامنے نے اپنی جان پر کھیل کر 35 افراد، بشمول ایک تین سالہ بچی، کی زندگیاں بچا کر انسانیت کی شاندار مثال قائم کی۔ ان کے اس کارہائے نمایاں نے انہیں مسیحا کا لقب دلایا اور ہر طرف ان کی تعریف کی جارہی ہے۔ اس منفرد کارنامے پر حوصلہ افزائی کرنے کے لیے رابوڑی تھانے کی سنی مسجدِ غوثیہ، اقراء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام احمد شاہ بابا ہال میں ایک اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں تھانے شہر کی مختلف سنی مساجد، مذہبی اور سماجی تنظیموں کے نمائندے بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ تقریب کے دوران آل انڈیا سنی جمعیت علماء کے صدر اور کچھوچھہ شریف درگاہ کے سجادہ نشین معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف الجیلانی المعروف معین میاں کے ہاتھوں سے محمد عارف بامنے کو بہادری پر استقبالیہ پیش کیا گیا اس موقع پر مولانا سید تفضیل اشرف، مفتی عظیم الدین نوری، مولانا سلیم نوری، حافظ عرفان انصاری، حافظ عمران اشرفی، مولانا جمیل قادری، قاری ذوالفقار اشرفی و دیگر علماء وائمہ مساجد موجود تھے۔ اپنے خطاب میں معین میاں نے کہا کہ عارف نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر انسانیت کی مثال قائم کی۔ ان کا یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ مشکل وقت میں انسانیت سے بڑا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر محمد اصغر مقادم نے نہایت خوش اسلوبی سے کی، جبکہ نثار سیفی، صفدر اشرفی، قیس راوی اور دیگر ذمہ داران نے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شرکائے تقریب نے محمد عارف کی بہادری کو داد و تحسین پیش کیا اور اسے انسانیت کا روشن نمونہ قرار دیا۔ یہ پروگرام انسانی ہمدردی اور جذبۂ خدمت کی شاندار مثال ثابت ہوا۔

سکندر"IMDb کی 2025 کی سب سے زیادہ متوقع ہندوستانی فلموں کی فہرست میں سرفہرست ہے!

ممبئی: 16 رجنوری (ایم ملک) معروف فلمساز اے آر۔ مروگاداس کی ہدایت کاری میں بننے والی اور بالی ووڈ کے دبنگ اداکار سلمان خان کی فلم سکندر نے ریلیز سے قبل ہی مداحوں کے دلوں میں جگہ بنالی ہے۔ یہ فلم آئی ایم ڈی بی کی 2025 کی سب سے زیادہ منتظر ہندوستانی فلموں کی فہرست میں سرفہرست ہے۔ اپنی خوشی اور تشکر کا اظہار کرتے ہوئے ڈائریکٹر اے آر۔ مروگادوس نے کہا،" میں سکندر کو 2025 کی سب سے زیادہ منتظر ہندوستانی فلموں کی فہرست میں سرفہرست دیکھ کر بہت خوش اور فخر محسوس کر رہا ہوں! سلمان خان کے ساتھ کام کرنا ایک نا قابل یقین تجربہ رہا! ان کی توانائی اور لگن نے سکندر کو اس طرح زندہ کر دیا ہے کہ الفاظ بیان نہیں کر سکتے! میں اس پروجیکٹ کو حقیقت بنانے کے لیے ساجد ناڈیاڈوالا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سکندر کا ہر منظر سامعین کے دلوں میں گہرا اثر چھوڑنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ میں نے ہر لمحے کو اس طرح سے ڈیزائن کیا ہے کہ یہ ہمیشہ سامعین کے ساتھ رہتا ہے۔ اے آر Murugadoss اور سلمان خان کے اس اشتراک نے پہلے ہی کافی ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے، اور یہ ایک ایسی فلم کا وعدہ کرتا ہے جو شدید ایکشن اور جذباتی کہانی سنانے کا مرکب ہوگی۔ سلمان خان کی جانب سے ادا کیا جانے والا مرکزی کردار ناظرین کو ان کی اداکاری کی ایک نئی جہت سے متعارف کرائے گا، اور مداح ان کی اداکاری کو دیکھنے کے لیے بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ سلمان خان اس عید 2025 میں سکندر کے ساتھ واپسی کے لیے تیار ہیں، جسے ساجد ناڈیاڈوالا نے پروڈیوس کیا ہے اور ہدایت کاری اے آر نے کی ہے۔

ریلائنس انڈسٹریز کا خالص منافع 18,540 کروڑ روپے ہوا

نئی دہلی۔ 16 رجنوری۔ 2024۔ پرائیویٹ سیکٹر میں ملک کی سب سے بڑی کمپنی ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ (RIL) نے دسمبر میں ختم ہونے والی تیسری سہ ماہی میں بمپر منافع کمایا۔ تیل اور گیس سے لے کر خوردہ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم تک اپنی مضبوط موجودگی کو رجسٹر کرتے ہوئے، اکتوبر۔ دسمبر سہ ماہی میں کمپنی کا کل منافع بڑھ کر 18,540 کروڑ روپے ہوگیا۔ گزشتہ سال اسی سہ ماہی میں کمپنی کا منافع 17,265 کروڑ روپے تھا۔ ریلائنس انڈسٹریز نے جمعرات کو کہا کہ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں کمپنی کو 2.40 لاکھ کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے، جو گزشتہ سال اسی سہ ماہی میں 2.25 لاکھ کروڑ روپے تھی۔ اس تناظر میں، کمپنی کا ٹیکس سے قبل کل منافع 43,789 کروڑ روپے تھا، جو گزشتہ سال اسی سہ ماہی میں 40,656 کروڑ روپے تھا۔ کمپنی کا مجموعی مارجن اس سال بڑھ کر 18.3 فیصد ہوگیا ہے جو کہ گزشتہ سال دسمبر کی سہ ماہی میں 18.1 فیصد تھا۔ مالی سال 2024-25 کی سہ ماہی میں ریلائنس نے 2,67,186 کروڑ روپے کا مجموعی ریونیو درج کیا جو کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں 7.7% زیادہ رہا۔ مالی سال 2024-25 کی تیسری سہ ماہی میں ریلائنس کا مجموعی EBITDA سال با سال 7.8% بڑھ کر 48.003 کروڑ روپے کے ریکارڈ اعلی سطح پر پہنچ گیا۔

اسمبلی کے عام انتخابات میں تعاون؛ ناگرجنا پبلک اسکول کو اعزاز

ناندیڑ،16 جنوری: (راست) ضلع کلکٹر نے آج ناگرجن پبلک اسکول کے ملازمین کو مبارکباد پیش کی جنہوں نے ناندیڑ لوک سبھا ضمنی انتخاب اور اسمبلی عام انتخابات میں تربیت اور دیگر انتخابی کاموں میں مدد کی تھی۔ ناگرجن پبلک اسکول، کوٹھا، ناندیڑ نے انتخابی عمل کے لیے اسکول کی عمارت، احاطے، تمام سہولیات، آلات، ڈیجیٹل نظام اور افرادی قوت فراہم کی اور پولنگ افسران اور عملے کی مکمل تربیت کی۔ اس طرح کے تمام معاملات میں اس کے زبردست تعاون کے لئے، اسکول کو حال ہی میں ضلع انتظامیہ کے دفتر میں ابھجیت راوت، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ضلع کلکٹر، ناندیڑ نے تعریفی سند سے نوازا تھا۔ ڈاکٹر نتیش کمار بولو، نائب تحصیلدار کی طرف سے لکھا گیا ایک خوبصورت ایوارڈ لیٹر سچن کھلال، الیکشن فیصلہ افسر 087 اسمبلی حلقہ اور سب ڈویژنل آفیسر، ناندیڑ کے تصور پر مبنی تیار کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ابھجیت راوت نے اس طرح کے اقدام کو نافذ کرنے کے لیے اسکول کو مبارکباد دی اور اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے مستقبل میں بھی ایسے ہی تعاون کی اپیل کی۔ یہ سرٹیفکیٹ ناگارجنا اسکول کے سکریٹری کیشو گڈم، پرنسپل پروفیسر شیلا آر کو پیش کیا گیا۔ پوار، محکمہ اکاؤنٹس پردیپ پوار، جوائنٹ سکریٹری شری کانت گڈم، ڈائریکٹر مسز درگا شریکانت گڈم، انتظامی افسران منوج مہاراج، سشیل مالوتکر اور معین خان نے قبول کیا۔ اس موقع پر نائب تحصیلدار نتیش کمار بولو، ٹریننگ روم کے ممبران سنجے بھلکے، راجیش کلکرنی اور مکرند بھالراو موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت ریٹائرڈ اسٹیٹ ایوارڈ یافتہ ٹیچر آر جی کلکرنی نے کی جبکہ شکریہ کا اظہار ایس وی بھلکے نے کیا۔

20 جنوری کو پریشان اور مصیبت زدہ خواتین کے لیے لوک شاہی دن

ناندیڑ:16 رجنوری (ورق تازہ نیوز) پریشان اور پریشان خواتین کے لیے پیر، 20 جنوری 2025 کو خواتین کا لوک شاہی دن کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ضلع سطح کی خواتین لوک شاہی دین کمیٹی کے چیئرمین اور ضلع کلکٹر، ناندیڑ، اور ممبر سکریٹری اور ضلع خواتین اور اطفال ترقی افسر، ناندیڑ نے مسائل کا سامنا کرنے والی خواتین اور متاثرین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس لوک شاہی پر مقررہ فارمیٹ میں اپنی درخواستیں داخل کریں۔ دین ضلعی سطح پر خواتین کا جمہوریت کا دن ہر مہینے کے تیسرے پیر کو منایا جاتا ہے۔ 20 جنوری 2024 بروز پیر صبح 11 بجے یوم جمہوریت ریونیو بیداری ٹریننگ سنٹر، کلکٹریٹ احاطے، ناندیڑ میں ضلع کلکٹر، ناندیڑ کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ ممبر سکریٹری اور ڈسٹرکٹ ویمن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ آفیسر، ناندیڑ نے بھی متعلقہ کمیٹی کے ممبران اور متعلقہ محکمے کے افسران سے حاضر ہونے کی اپیل کی ہے۔

نیشنل اسکول بیس بال ٹورنامنٹ میں
دوسرے دن بھی ریاست مہاراشٹر کی ٹیم کا غلبہ

ناندیڑ:16 رجنوری (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹرا ٹیم نے اگلے دن قومی بیس بال ٹورنامنٹ میں اپنی پیشرفت برقرار رکھی ہے۔ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جیا کومر تمبھارے نے اپیل کی ہے کہ شہر میں کھیلوں کے شوقین افراد کو بڑی تعداد میں مقابلہ سے لطف اندوز ہونا چاہئے۔ ڈسٹرکٹ اسپورٹس کونسل، ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر کے دفتر، نینڈڈ، مہاراشٹر بیس بال ایسوی ایشن کے ساتھ مل کر، قومی سطح کے بیس بال (19 سال کے لڑکے اور لڑکیاں) پیپلس کالج، نینڈڈ اور سائنس کالج میں 14 سے 18 جنوری، 2025 تک شروع کیا جارہا ہے۔ 16 جنوری، 2025 کو میچ کا حتمی نتیجہ مندرجہ ذیل ہے۔ 19 سال- آندھرا پردیش- ودیا بھارت (06-05 پوائنٹس)، تمل ناڈو (00-13 پوائنٹس)، آندھرا پردیش-سی بی ایس ای ڈبلیو (05-07 پوائنٹس)، دہلی ہریانہ (04-01 پوائنٹس)، چندی گڑھ جموں کشمیر (11)-(01)، مدھیہ پردیش آسام (11-01)، کیرالہ- گجرات (12-01)، آسام کیرالہ (00-10)، دہلی پنجاب (06-05)، آسام گجرات (05-0)، مدھیا پردیش- کیرالہ (01-06)، مہاراشٹر- سی بی ایس ای ڈبلیو (01-01 پوائنٹس) اور 19 سال کی لڑکیاں-۔)، چندی گڑھ آسام 16-01)، چندی گڑھ پنجاب (06-05)۔ اس مقابلے کے لئے، تکنیکی کمیٹی کے ممبر اندراجیت نتنور (امراوتی)، شنکر شاہنی (پربھانی)، سنتوش کھنڈے (سولاپور) گنیش بیتوڈ (چودھک سمبھاجی نگر)، آکاش سبانے (بھنی)، منیش موکل (ممبئی سٹی)، کراہول ہیں۔ لاتور)، وشال کدام (ہنگولی)، روہت ٹھاکر (پونے)، پون سیرس (امراوتی)، پرفول وانکھیڈے (بلڈھان)، گاوس شیخ (نینڈڈ)، ہریش ڈونگلونکر (نینڈڈ)، بلیجی گڈیکار (پربھانی))، آرچانا کولڈ (نینڈڈ) اور دیگر کام کر رہے ہیں۔ نیشنل ٹورنامنٹ کا اہتمام پیپلس کالج اور سائنس کالج، نینڈڈ میں کیا گیا ہے، اور زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں، کھیلوں کے شائقین، راسک کی تعداد ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر شری کے ذریعہ لطف اٹھانا چاہئے۔

26 رجنوری تک لاڈلی بہن اسکیم کی رقم جمع ہوگی

ممبئی:16 رجنوری (ورق تازہ نیوز) ریاستی حکومت کی اہم ترین 'چیف منسٹر- میری پیاری بہن 'اسکیم کی اگلی قسط 26 جنوری تک دی جائے گی، یہ اطلاع خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر آدیتی تٹکرے نے آج منترالیہ میں وزرا کی کونسل کی میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے دی۔ وزیر محترمہ تاٹکرے نے کہا کہ ریاستی حکومت نے جولائی سے 'چیف منسٹر- میری پیاری بہن 'اسکیم کے اہل خواتین کو فائدہ پہنچانا شروع کیا ہے۔ اس کے مطابق، اسکیم کی اگلی قسط 26 جنوری تک براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر (DBT) کے ذریعے اہل خواتین کو منتقل کردی جائے گی۔ اس کے لیے 3,690 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے الیکشن آفیسر پینل کے لیے درخواست کی آخری تاریخ 31 جنوری

ناندیڑ:16 جنوری:- 20 سے 31 جنوری 2025 تک کی مدت کے لیے انتخابی فیصلہ کرنے والے افسران کے پینل کی تیاری کے لیے مقررہ فارمیٹ میں درخواستیں طلب کی گئی ہیں تاکہ "ای" کلاس تنظیموں یعنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے انتخابات کے انعقاد کے لیے 250 اراکین تک یا کم۔ ڈویژنل کو-رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی، لاتور نے درخواست گزاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ یہ درخواستیں 31 جنوری بروز جمعہ دفتری اوقات میں درج ذیل متعلقہ دفتر میں جمع کرائیں۔ مقررہ فارمیٹ میں درخواستیں متعلقہ ڈسٹرکٹ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی کے دفتر سے 20 سے 31 جنوری 2025 تک دفتری اوقات میں حاصل کی جاسکتی ہیں (سرکاری تعطیلات کو چھوڑ کر)۔ اس سلسلے میں مقررہ فارمیٹ میں درخواستیں پبلک نوٹس بورڈ پر بھی شائع کردی گئی ہیں۔ یہ درخواست سرکاری محکموں کے مستقل افسران اور ملازمین (محکمہ کوآپریٹو میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کو چھوڑ کر)، لوکل گورنمنٹ باڈیز/کوآپریٹو تنظیموں (سینئر کلرک یا اس سے اوپر کے عہدے کے ملازمین) اور تصدیق شدہ آڈیٹرز کے لیے کھلی ہے۔ وکیل (پانچ سال کا کام کا تجربہ)۔ سرکاری خدمات اور مقامی خودحکومتی اداروں سے ریٹائرڈ افسران اور ملازمین (65 سال سے زیادہ نہ ہوں) سے درخواستیں طلب کی جارہی ہیں۔ اس سلسلے میں پبلک نوٹس کوآپریٹو سوسائٹیز کے ڈویژنل کو-رجسٹرار، لاتور اور ضلع ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، سہکر بھون، بھووکاس بینک بلڈنگ، دوسری منزل، آئی ٹی آئی کے سامنے، ناندیڑ، ضلع کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، سینٹرل ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ، گراؤنڈ فلور، لاتور، ڈسٹرکٹ ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، سہکار شکتی بلڈنگ، جالنا روڈ، بیڑ، ضلع کوآپریٹو سوسائٹیز کے ڈویژنل کو-رجسٹرار، لاتور نے ایک پریس کے ذریعے ایک اپیل کی ہے۔ ریلیز کریں کہ نوٹس متعلقہ ڈسٹرکٹ کو-رجسٹرار آف کوآپریٹو سوسائٹیز، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ، پہلی منزل، دھاراشیو کے دفتر کے نوٹس بورڈ پر شائع کیا گیا ہے۔

برقی چوری کے 1400 کیس درج، 16 مساجد اور 2 مدارس کے خلاف بھی مقدمات، 11 کروڑ کا جرمانہ

سنبھل (یوپی): سنبھل کی شاہی جامع مسجد میں 24 نومبر کو عدالت کے حکم پر سروے کے دوران تشدد کے بعد سے ضلع میں برقی سرقہ کے خلاف کارروائی میں شدت پیدا کردی گئی ہے جس کے نتیجہ میں زائداز 1400 کیس درج کئے گئے ہیں۔ 16 مساجد اور 2 مدرسوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر ونود کمار نے چہارشنبہ کے روز نامہ نگاروں کو تفصیلات سے واقف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سنبھل میں اب تک برقی سرقہ کے زائداز 1400 کیس درج کئے ہیں جن میں 16 مساجد اور 2 مدرسوں کے خلاف الزامات شامل ہیں۔ ان کیس میں 11 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور اب تک 20 لاکھ روپے وصول کئے جاچکے ہیں۔ انہوں نے اس مہم کے وسیع تر مضمرات کو اجاگر کیا اور کہا کہ اس مہم کے ا؟غاز کے بعد سے 22 مساجد اور ایک چرچ سے نئے برقی کنکشنس کے لئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ہمارے معائنوں کے دوران ہم نے غیر معمولی لوڈ پیٹرن نوٹ کیا۔ صبح کے اوقات میں لوڈ میں کمی ہوتی تھی لیکن 10 بجے شب تا 4 بجے صبح اچانک اضافہ ہوجاتا تھا۔ ہم نے کلیدی مقامات کا پتہ چلایا اور رات کے اوقات میں دھاوے کئے۔

شیوچھترپتی اسٹیٹ اسپورٹس ایوارڈ 2023-24
ناندیڑ ضلع سے درخواستیں مطلوب

ناندیڑ:16 رجنوری (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر حکومت کا کھیل محکمہ ریاست کے بہترین کھلاڑیوں اور کھیلوں کے میدان میں نمایاں کام کرنے والے افراد کو باوقار شیو چھترپتی راجیہ کریڈا پرسکار پیش کرتا ہے۔ ضلع کھیل محکمہ نے ناندیڑ ضلع میں کھیلوں کے کھلاڑیوں اور منتظمین سے کھیلوں کے میدان میں مختلف ایوارڈز کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کھیلوں کے میدان میں نمایاں کام کے لیے سینئر اسپورٹس مہارشی کے لیے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ، شاندار اسپورٹس گائیڈ/ جیجاماتا اسٹیٹ اسپورٹس ایوارڈ برائے اسپورٹس گائیڈ (خواتین اسپورٹس گائیڈ)، شیوچھترپتی اسٹیٹ اسپورٹس ایوارڈ (ایتھلیٹ)، شیوچھترپتی اسٹیٹ اسپورٹس ایوارڈ (بولڈ ایتھیلیٹ))، شیوچھترپتی ریاستی ایوارڈ جیسے کہ اسپورٹس ایوارڈز (معذور کھلاڑیوں کے ساتھ) دیے جاتے ہیں۔ 29 دسمبر 2023 کے حکومتی فیصلے اور 25 جنوری 2024 کے حکومتی فیصلے کے مطابق شیوچھترپتی اسٹیٹ اسپورٹس ایوارڈ کے نظرثانی شدہ قواعد، 2023 مقرر کیے گئے ہیں۔ ان قواعد کے مطابق، 14 جنوری سے 26 جنوری 2025 تک سال 2023-24 کے ایوارڈ کے لیے ریاست میں کھیلوں کے رہنما، کھلاڑیوں، معذور کھلاڑیوں اور ایڈونچر سرگرمیوں میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں/ افراد سے آن لائن درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے کھیلوں کے رہنما، کھلاڑی، مہم جوئی اور معذور کھلاڑی جو اپنی درخواستیں جمع کروانا چاہتے ہیں وہ 14 تاریخ سے دی گئی آخری تاریخ کے اندر محکمہ کھیل کی ویب سائٹ https:// sports.maharashtra.gov.in پر اسکرولنگ لنک میں فراہم کردہ لنک پر جا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ جنوری سے 26 جنوری تک ڈائریکٹوریٹ اور اس دفتر سے اپیل ہے کہ وہ صرف جنوری 2025 کی مدت کے دوران اور 26 جنوری 2025 کی رات 12 بجے تک آن لائن درخواستیں جمع کرائیں۔

قدرتی آفات سے ہر سال ہندوستان کو تباہی کا سامنا
2023 میں ہوا ایک لاکھ کروڑ روپے کا نقصان، چونکانے والی رپورٹ آئی سامنے

نئی دہلی: ہندوستان میں قدرتی آفات کے اثرات روز بہ روز بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان قدرتی آفات کی وجہ سے سال بہ سال معاشی نقصانات میں بھی بے تحاشہ اضافہ ہورہا ہے۔ انشورنس کی ایک معروف کمپنی 'سوئیس ری' کی ایک رپورٹ کے مطابق 2023 میں قدرتی آفات کی وجہ سے ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ ایسا مانا جا رہا ہے کہ نقصان کے اعداد و شمار میں آنے والے وقتوں میں خاصا اضافہ ہو سکتا ہے۔ 2024 کے نقصانات کی رپورٹ ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے، اور امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ 2024 میں پہلے کے مقابلے زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اگر ہم گزشتہ دہائی کی بات کریں تو 2013 سے 2022 تک ہندوستان ہر سال تقریباً 8 ارب امریکی ڈالر کا نقصان برداشت کر رہا ہے۔ یہ اعداد و شمار 2003 سے 2012 کی دہائی کے مقابلے میں 125 فیصد سے زائد ہے۔ قدرتی آفات میں ہونے والے نقصانات میں سال بہ سال اضافے ایک طرح سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے بھی ہیں۔ ساتھ ہی قدرتی آفات کے نتائج بھی کافی ڈراو؟ نے اور قابل غور وفکر ہیں۔ سوئیس ری کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ 2 دہائی میں ہندوستان کو قدرتی آفات کی وجہ سے سالانہ طور پر جتنے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس کا تقریباً 63 فیصد سیلاب سے متعلق ہے۔ سیلاب سے نقصان ہونے کی اصل وجہ آب و ہوا اور جغرافیائی محل وقوع ہے۔ ہندوستان میں موسم گرما کا مانسون (جون سے ستمبر) اور شمال مشرقی مانسون (اکتوبر سے دسمبر) شدید بارش لاتے ہیں جس کی وجہ سے سیلاب کی خطرناک صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔ اگر کچھ بڑے حادثات کی بات کی جائے تو ان میں 2005 میں ممبئی، 2013 میں اتراکھنڈ، 2014 میں جموں و کشمیر، 2015 میں چنئی اور 2018 میں کیرالہ کا سیلاب شامل ہے۔ حالانکہ 2023 میں شمالی ہندوستان کے سیلاب نے بھی ایک ارب ڈالر سے زیادہ کا نقصان پہنچایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات میں اضافے کی کئی اہم وجوہات ہیں۔ ان میں موسمیاتی تبدیلی سر فہرست ہے۔ درجہ حرارت میں اضافہ سے پیدا طوفان، سیلاب اور خشک سالی جیسے واقعات کی شدت اور تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ حساس علاقوں میں بڑھتی ہوئی تعمیرات اور آبادی قدرتی آفات کے دوران زیادہ نقصان کے باعث بنتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ زراعت، جس میں ہندوستان کی بڑی آبادی کام کرتی ہے، ان کو اکثر سیلاب، خشک سالی اور طوفانوں کی وجہ سے سب سے زیادہ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ فصلیں خراب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے دیہی معیشت اور غذائی تحفظ کافی متاثر ہوتا ہے۔ سڑکوں، پلوں اور عوامی سہولیات جیسے بنیادی ڈھانچوں کو بھی قدرتی آفات سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ ان نقصانات سے نہ صرف معاشی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں بلکہ لوگوں کی زندگیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کچھ ایسے علاقے ہیں جو قدرتی آفات سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ساحلی ریاستیں جیسے اڈیشہ، آندھرا پردیش اور مغربی بنگال اکثر سمندری طوفانوں کی زد میں رہتے ہیں۔ بہار اور اتر پردیش جیسی ریاستیں ہر سال سیلاب سے متاثر ہوتی ہیں۔ راجستھان اور گجرات کو ہمیشہ خشک سالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ جیسے ہمالیائی علاقوں میں ہمیشہ زلزلہ اور لینڈ سلائیڈ کا خطرہ منڈلاتا رہتا ہے۔ اگر ممبئی، چنئی اور دہلی جیسے بڑے شہروں کی بات کی جائے تو سیلاب اور آبی جماو؟ کا ہمیشہ خطرہ لاحق رہتا ہے۔ رپورٹ میں جانکاری دی گئی ہے کہ زلزلے سے متعلق خطرات کے لحاظ سے دہلی اور احمد آباد زیادہ جوکھم والے ہیں۔ ساتھ ہی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ ہمالیہ کے قریب ایک بڑا زلزلہ آسکتا ہے جس کا اثر دہلی تک محسوس کیا جا سکتا ہے، یا پھر ممبئی اور دہلی جیسے بڑے شہروں کے پاس چھوٹا زلزلہ بھی آ سکتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ہونے والے نقصانات 2001 میں گجرات کے بھج میں آئے زلزلے سے زیادہ ہوسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں انشورنس کمپنی 'سوئیس ری' نے یہ بھی کہا ہے کہ ہندوستان میں بہت سارے افراد اور کنبے ایسے ہیں جن کا بیمہ نہیں ہوا ہے، جس کی وجہ سے قدرتی آفت کے وقت انہیں بہت زیادہ مالی دباو؟ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سوئیس ری کی رپورٹ کے مطابق 2005 کے ممبئی اور 2015 کے چنئی سیلاب نقصان کے اعتبار سے ہندوستان کی سب سے مہنگی قدرتی آفات میں شامل ہیں۔ 2005 میں ممبئی سیلاب کی وجہ سے 5.3 ارب ڈالر اور 2015 میں چنئی سیلاب کی وجہ سے 6.6 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر منصوبہ بندی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی سخت ضرورت ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث مستقبل میں قدرتی آفات کی شدت میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔ ہندوستان کو قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کو کافی بہتر کرنا ہوگا اور ایسے انفراسٹرکچر تیار کرنے ہوں گے جو قدرتی آفات کا سامنا کرسکیں۔

چھتیس گڑھ میں سیکوریٹی فورسس کے ساتھ انکاونٹر، 12 ماوسٹ ہلاک

بیجاپور: چھتیس گڑھ کے ضلع بیجاپور میں جمعرات کے روز سیکوریٹی فورسس کے ساتھ گھمسان انکاونٹر میں تقریباً 12 ماو ؟سٹ ہلاک ہوگئے۔ بندوقوں کی لڑائی میں صبح تقریباً 9 بجے جنوبی بیجاپور کے ایک جنگل میں شروع ہوئی جب سیکوریٹی عملہ کی ایک مشترکہ ٹیم مخالف ماو؟سٹ کارروائی کے لیے گئی ہوئی تھی۔ وقفہ وقفہ سے فائرنگ کا تبادلہ شام دیر گئے تک جاری رہا۔ ریاستی پولیس کے ڈسٹرکٹ ریزرو گارڈ (ڈی ا؟ر جی)' کوبرا کی 5 بٹالین اور سی ا؟ر پی ایف کی 229 ویں بٹالین نے اس کارروائی میں حصہ لیا۔ عہدیدار نے بتایا کہ ابتدائی معلومات کے مطابق بندوقوں کی لڑائی میں 12 نکسلائٹ ہلاک ہوگئے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ اس علاقہ میں تلاشی مہم بھی جاری ہے۔ سیکوریٹی فورسس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ان ہلاکتوں کے ساتھ ہی جاریہ ماہ ریاست میں اب تک علحدہ انکاونٹرس میں 26 ماو؟سٹوں کو مار گرایا گیا ہے۔

بڑھتی بے روزگاری سے ہندوستان بے حال ہر 10 میں سے 8 لوگ ملازمت کے متلاشی،
'لنکڈ اِن' کی تحقیق میں انکشاف

نئی دہلی: ہندوستان میں ملازمتوں کا بحران لگاتار ایک بڑا مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ لوگوں کو امیدیں تھیں کہ نئے سال میں تھوڑی راحت ملے گی، لیکن حالیہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ہر 10 میں سے 8 لوگ ملازمت تلاش کر رہے ہیں۔ نصف سے زیادہ 55 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ نئے سال میں ملازمت تلاش کرنا مزید مشکل ہوگیا ہے۔ 'لنکڈ اِن' کے ذریعہ کی گئی ایک تحقیق میں یہ انکشاف ہوا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندوستان کے 69 فیصد ایچ آر پروفیشنلز کا ماننا ہے کہ ہنرمند ملازمین کو تلاش کرنا اب پہلے سے زیادہ مشکل ہوگیا ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ سال بھی ملازمت تلاش کرنے والے لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ حالانکہ 37 فیصد لوگ کہہ رہے ہیں کہ وہ سال 2025 میں نوکری تلاش نہیں کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود 58 فیصد لوگ امید کر رہے ہیں کہ اس سال ملازمت کا بازار بہتر ہوگا اور وہ نئی ملازمت حاصل کرسکیں گے۔ بہت سے لوگ الگ الگ جگہوں پر ایک ساتھ ملازمت کے لیے درخواست دے رہے ہیں۔ 49 فیصد لوگ پہلے سے کہیں زیادہ نوکریوں کے لیے عرضی داخل کر رہے ہیں، لیکن انہیں بہت کم جواب مل رہے ہیں۔ 27 فیصد ایچ آر پروفیشنلز روزانہ 3 سے 5 گھنٹے صرف درخواستیں دیکھ رہے ہیں جبکہ 55 فیصد کا کہنا ہے کہ انہیں جو درخواستیں موصول ہوتی ہیں ان میں مہارت نہیں ہوتی۔ لنکڈ ان انڈیا کیریئر ایکسپرٹ نرجیتا بنرجی کے مطابق ''ملازمت کا بازار کافی مشکل ہے، لیکن یہ ہندوستانیوں کو ان کی ملازمت تلاش کرنے کے طریقوں میں سوچ سمجھ کر بدلاو؟ کرنے کی یاددہانی کراتا ہے۔ ساتھ ہی اپنا لنکڈ ان پروفائل اپڈیٹ رکھنا اور ایسے رُولز پر دھیان دینا جو واقعتاً آپ کی مہارت سے میل کھاتے ہوں۔'' قابل ذکر ہے کہ ہندوستان میں 60 فیصد لوگ نئے سیکٹر میں کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہیں 39 فیصد اس سال نئی مہارت سیکھنے کی تیاری میں ہیں۔ آرٹیفیشیل انٹیلیجنس (اے آئی) زیادہ تر ملازمتوں میں اہم کردار ادا کرنے جارہی ہے۔ لنکڈ اِن نے 3 نئے سیکٹر کو سب سے زیادہ ملازمت فراہم کرنے والا سیکٹر بتایا ہے۔ اس میں ایئر کرافٹ مینٹیننس انجینئر، روبوٹکس ٹیکنیشین اور کلوزنگ مینیجر شامل ہیں۔

سیف علی خان پر حملے سے ریاست کی قانون و نظم کی قلعی کھل گئی: نانا پٹولے
فڑنویس کو وزیر داخلہ کے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے

ممبئی: بالی ووڈ کے مشہور اداکار اور پدم شری ایوارڈ یافتہ سیف علی خان پر ہونے والے جان لیوا حملے نے مہاراشٹر کے لا اینڈ ا؟رڈر کی قلعی کھول دی ہے۔ اگر ممبئی کے سب سے مصروف اور پوش علاقے باندرہ میں ایسی وارداتیں ہوسکتی ہیں تو پھر ممبئی کے دیگر علاقوں میں بھلا کون محفوظ ہو سکتا ہے؟ ممبئی، پونے، بیڑ، پربھنی، ناگپور جیسے علاقوں میں بڑھتے جرائم کو دیکھتے ہوئے یہ سوال عوام کے ذہن میں اٹھ رہا ہے کہ ریاست میں کوئی وزیر داخلہ موجود بھی ہے یا نہیں؟ ریاست کی مہایوتی حکومت پر یہ سخت تنقید کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کی ہے۔ ریاست میں لا اینڈ ا؟رڈ کے مسئلے پر بی جے پی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی اتحاد حکومت کے دوران گینگسٹر کھلے عام حملے کر کے مہاراشٹر کی لا اینڈ ا؟رڈر کو براہ راست چیلنج کر رہے ہیں۔ گینگسٹرز کا دہشت ریاست میں مسلسل بڑھ رہا ہے، اور یہ حکومت کی سب سے بڑی ناکامی ہے۔ پٹولے نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں مجرموں کے حوصلے بلند ہو چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس سمیت ان کے قریبی پولیس ڈائریکٹر جنرل بھی پوری طرح غیر فعال ہیں۔ ممبئی میں دو پولیس کمشنر ہونے کے باوجود نہ تو ریاست میں اور نہ ہی ممبئی میں لا اینڈ ا؟رڈر باقی ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ بیڑ میں منظم جرائم اور ان کے سیاسی تحفظ، پربھنی میں پولیس حراست میں موت، باندرہ میں سابق وزیر بابا صدیقی کے قتل اور اداکار سلمان خان کے گھر پر فائرنگ جیسے سنگین واقعات پہلے ہی ہو چکے ہیں۔ ان سب واقعات سے واضح ہے کہ فڑنویس وزیر داخلہ کی ذمہ داریوں کو نبھانے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ ریاست میں حکمراں جماعت کے لیڈرز، سلیبریٹیز اور عوام میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ پٹولے نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کو صرف یہ کہنے کے بجائے کہ مجرموں کو بخشا نہیں جائے گا، کچھ عملی اقدامات کرنے کی ہمت دکھانی چاہیے۔ ایسا لگتا ہے کہ فڑنویس بڑھتے جرائم کو لے کر سنجیدہ نہیں ہیں۔ اداکار سیف علی خان پر ہونے والے جان لیوا حملے کے بعد وزیر اعلیٰ اس معاملے پر توجہ دینے کے بجائے فلموں کے پروموشن میں مصروف ہیں۔ یہ مہاراشٹر کی بدقسمتی ہے کہ ریاست کو اتنا غیر فعال اور کمزور وزیر داخلہ ملا ہے۔

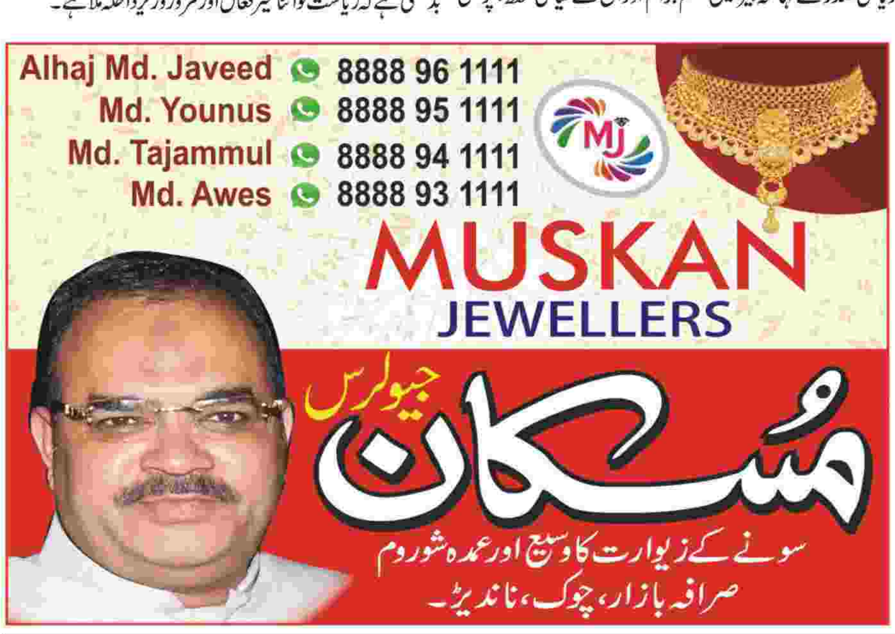

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔